اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ستراہواں اجلاس (نویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعرات مورخہ 2/اکتوبر 2025ء بمطابق ۸/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	توجہ دلاؤ نوٹس۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	07
4	تحریک کا پیش کیا جانا۔	07
5	وقفہ سوالات۔	10
6	قرارداد نمبر 64۔	29
7	قرارداد نمبر 65۔	35

جلد 17 ☆☆☆ شمارہ 09

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعرات مورخہ 2/اکتوبر 2025ء بمطابق ۸/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ۔

بوقت شام 3 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. السلام علیکم!

کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰه الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لا
لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ
سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹۹ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا قف
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰ ع

﴿ پارہ نمبر ۴ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانُ آیات نمبر ۱۹۹ اور ۲۰۰ ﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اور کتاب والوں میں بعضے وہ بھی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور جو اُترا تمہاری طرف اور جو اُترا اُن کی طرف عاجزی کرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خریدتے اللہ کی آیتوں پر مول تھوڑا یہی ہیں جن کے لئے مزدوری ہے ان کے رب کے ہاں، بیشک اللہ جلد لیتا ہے حساب۔ اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللہ ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!۔

جناب اسپیکر: میرے خیال اگر ایجنڈے پر چلیں تو بہتر ہے۔ایجنڈے کے بعد آپ کو موقع دے دیں گے۔آپ بولیں بیٹھک اس کے اوپر۔thank you تمام معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 26 ستمبر 2025ء کی اسمبلی نشست میں چیئر کی جانب سے جاری رولنگ کی روشنی میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری محکمہ داخلہ اور کمشنر ژوب ڈویژن کی جانب سے جواب موصول ہوا ہے جو محرک کے سامنے ٹیبل کر دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 254 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر۔سوال نمبر 254۔

جناب اسپیکر: Where is the concern Minister? Honorable Leader of the House please question is regarding to sports and youth department.

منسٹر صاحب نہیں ہیں تو آپ بتائیں کیا کریں؟

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آیا تھا سی ایم ہاؤس میں بیٹھا ہے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! مَیں تو honestly کیونکہ منسٹر صاحبہ وہاں تھیں۔مَیں نے اس کی تیاری نہیں کی ہے۔یا تو پھر ڈیفر کریں یا منسٹر صاحبہ کا انتظار کر لیں جیسے حاجی صاحب کی مرضی۔

جناب اسپیکر: جواب آ چکا ہے۔تو wait کر لیتے ہیں منسٹر آ جاتی ہیں ان تینوں سوالوں کو جو سپورٹس سے متعلق ہیں۔سوال نمبر again زابد علی ریکی صاحب کا ہے وہ بھی سپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہیں۔اُن کے لیے wait کرتے ہیں منسٹر صاحبہ آ جاتی ہیں۔میر یونس عزیز زہری صاحب آپ اپنا سوال نمبر 286 دریافت فرمائیں؟ یونس عزیز زہری صاحب بھی نہیں ہیں۔ان کے سوال کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔

میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں؟

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرائیں گے کہ ناگ تا واشک روڈ فیز 2 جو کہ 14 کلومیٹر ہے۔پی ایس ڈی پی سال 25-2024ء میں شامل

کیا گیا ہے۔لیکن روڈ پر تعمیراتی کام انتہائی سست روی کا شکار ہے۔لہٰذا مذکورہ روڈ کی تعمیر کے لئے اب تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے کل کتنی رقم ریلیز کی ہے۔اورروڈ کی تعمیر کو کب تک مکمل کیا جائے گا۔تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: again Minister for C&W میرے خیال میں He is out of country یا پھر you was in Islamabad تو آپ اس کو ڈیفر کریں next session تک۔ ok سی اینڈ ڈبلیو کا ہے۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں سر! سی اینڈ ڈبلیو کا ہے۔سلیم ادھر نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: ok ok جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئر نگ): میر زابد صاحب! جواب دے دوں ۔آپ کو یقین دہانی کرادوں تو میری زبان پر اعتبار کریں گے؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں بتادیں سردار صاحب۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئر نگ: انشاء اللہ آپ نے جو بھی توجہ دلائی ہے۔اس پر آپ کو شکایت نہیں ہوگی انشاءاللہ۔آپ کا یہ مسئلہ ہم حل کریں گے۔

میر زابد علی ریکی: سردار صاحب! مَیں آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں ہمارے قائد ایوان میر سرفراز صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ پچھلے ادوار میں revise بہت ہوگئے ہیں ۔یہ ایک مین روڈ ہے جناب اسپیکر صاحب! جو آپ کا CPEC روڈ ہے یہ بسیمہ ناگ ،پنجگور،گوادر چلا جاتا ہے۔میرے خیال میں رحمت صاحب نے بھی سفر کیا ہے کچھ اور دوستوں نے بھی کیا ہوا ہے۔ یہ روڈ پچھلے PSDP میں دیا تھا یہ ٹوٹل 14 کلومیٹر ہے۔اگر یہ ناگ تا واشک complete ہوجائے جناب اسپیکر صاحب! آپ کو آدھا گھنٹہ ناگ سے واشک تک لگے گا۔واشک کی ترقی اسی روڈ سے ہے، بجائے آپ بسیمہ اوردالی اور شمشی آپ تین گھنٹے خوار ہو کے واشک ہیڈکوارٹر میں جانے پر اسی پر آپ کو آدھا گھنٹہ لگے گا۔جناب اسپیکر صاحب Consultant اسلام آباد میں بیٹھ کے ،م جناب اسپیکر صاحب! میں سردار عبدالرحمٰن اور سی ایم صاحب کے Knowledge میں لارہا ہوں۔ Consultant اسلام آباد میں بیٹھ کے ادھر آیا نہیں وہاں سے اس نے WhatsApp اور google کے ذریعے نقشہ بنا کے بھیج دیا۔جب ٹینڈر ہوگیا جناب اسپیکر صاحب! کنٹریکٹر جب کام کے لئے چلے گئے تو وہاں situation اور ہے اور Consultant نے بنا کے بھیجا تھا۔تو پھر بعد میں منسٹر سے بھی میں نے کہا اس نے باقاعدہ اپنے چیف آفیسر دو تین XEN بھیجے جب وہ وہاں گئے ہیں واقعی اس Consultant نے اپنے پیسے لیکر بس lump sum PC-I بنا کے

دے دیا۔جناب اسپیکر صاحب!ابھی اسکو revise کرنے کی ضرورت ہے۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب! میں reviseنا جائز نہیں چاہتا ہوں، میں reviseحق پر چاہتا ہوں کہ اسکی revise آپ کریں کہ اس Consultantنے غلط اس کا PC-I بنایا تھا اس کی revise مجھے چاہیے۔آپ ڈیپارٹمنٹ یا سلیم کو یا P&D, ACS کو بتادیں کہ اس کوrevise کردیں ڈیپارٹمنٹ بھی گیا ہوا ہے وہ بھی کہتا ہے یہ geninue چیز ہے اس کی revise ہمیں P&Dنے اور ہمیں بند کیا ہوا ہے ابھی revise آج کل آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر صاحب! پچھلی دفعہ کیا کیا ہوا کیا کیا نہیں ہوا اس میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں revision آپ ایک تو revision ہوتی ہے جس میں amount کم ہوتی ہے پھر آپ اس کو بڑھانا چاہتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ آپ PC-I دوبارہ بنانا چاہتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں اس میں غلطی ہوئی ہے Consultantنے غلط PC-I بنا کے بھیجا ہے۔

جناب اسپیکر: PC-I غلط بنایا ہے؟

میر زابد علی ریکی: غلط بنایا ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں۔

میر زابد علی ریکی: ابھی کنٹریکٹر کہتا ہے وہی PC-I مجھے دیں میں وہی کام کروں گا زیادہ extra کام نہیں کروں گا۔ اس سے پھر سردار عبدالرحمٰن صاحب! یہ کام complete نہیں ہوگا جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: سردار عبدالرحمٰن صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جی شکریہ اسپیکر صاحب میں انکی بات سمجھ گیا میرے خیال cost increase کرے گی۔شاید اس میں تو ہم adjust کرلیں گے۔دیکھیں اگلا بجٹ آپ کا پانچ چھ مہینے کے بعد آرہا ہے، ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے کہ ہم نے لوگوں کو سہولت فراہم کرنی ہے۔تو آپ اس علاقے کے منتخب نمائندے ہیں ہم سے آپ بہتر سمجھتے ہیں، ہم آپ کو بٹھائیں گے، چیف انجینئر کے ساتھ آپ بیٹھ جائیں جس طریقے سے آپ کو اچھا لگے لوگوں کی سہولت کے لئے، وہ یہ PC-I ہم revise کرلیں گے جتنے ٹینڈر ہو چکے ہیں ان کو بھی expedite کرادیں گے تھوڑا سا اور پھر اگر کوئی زیادہ فرق نہیں آیا cost میں تو ہم اسی سال میں اس کو adjust کرلیں گے اگر زیادہ تھا تو اگلے سال کے جو آپ کی constituency کا جو بجٹ ہوگا اس میں آپ سے request کریں گے کہ اس میں۔۔۔

جناب اسپیکر: جو remining portion ہوگا اس میں accommodatea ہوجائے گا۔ٹھیک ہے

Thank you very much

جناب اسپیکر: **رخصت کی درخواستیں۔**

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکریٹری اسمبلی): میر علی حسن زہری صاحب، جناب عبید اللہ گورگیج صاحب اور جناب روی پہوجہ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **تحریک کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور مجلس قائمہ برمحکمہ صحت کی رپورٹ ۔ پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون 34 مصدرہ 2025ء) اور بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔ok سردار کوہیار صاحب۔

سردار کوہیار ڈومکی: میں سردار کوہیار ڈومکی وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ برمحکمہ صحت کی رپورٹ برپرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون 34 مصدرہ 2025ء) اور بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2025ء) کو پیش اور منظور کرنے کی بابت قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 24 کے لوازمات کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا چیئر مین مجلس کی رپورٹ برپرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔چیئر مین صاحب۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: میں چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ صحت مجلس کی رپورٹ برپرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برمحکمہ صحت مجلس کی رپورٹ برپرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء

(مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ جی کوہیار صاحب۔ اوsorry بخت صاحب آئے ہوئے ہیں جی بخت صاحب۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): میں وزیر برائے محکمہ صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ صحت پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: میں وزیر برائے صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ پرنس فہد ہسپتال دالبندین کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 34 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): اگر آپ مجھے allow کریں تو ایک چھوٹا سا misprint ہے اِس میں اگر آپ 18(g) میں دیکھیں تو the Government shall allocate minimum of two security persons Police or Levies to a Parliamentary Secretary۔ تو by mistake its two(02) ہیں Eight (08) وہ بھی Parliamentary Secretary کے تو consider it eight (08) ہی if you please۔

جناب اسپیکر: اِس کو amenmdment کے ساتھ یعنی اُن کو بھی six دیئے جائیں۔

جناب قائد ایوان: جی اُن کو eight کیا جائے۔

جناب اسپیکر: eight کیا جائے۔

جناب قائد ایوان: اور Leader of the Opposition کو بھی Eight کیا جائے۔

جناب اسپیکر: Leader of the Opposition کو بھی Eight کیا جائے۔ٹھیک ہو گیا۔تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے۔تحریک منظور ہوئی لہذا بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2025ء) کو قائد ہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ S&GAD بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2025ء (مسودہ قانون نمبر35 مصدرہ2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): مَیں وزیر برائے صحت وزیر برائے محکمہ S&GAD کی جانب سے تحریک پیش کر تا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر35 مصدرہ2025ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔تحریک منظور ہوئی ۔ لہٰذا بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ S&GAD بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: مَیں وزیر برائے صحت وزیر برائے محکمہ S&GAD کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 35 مصدرہ2025ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2025ء (مسودہ قانون نمبر35 مصدرہ2025ء) کو Leader of the House کی ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی ۔لہٰذا بلوچستان صوبائی اسمبلی استحقاق (Privileges) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ2025ء (مسودہ قانون نمبر35 مصدرہ2025ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔ Minister for Sports آپ کی absence میں quetsion hour میں دو questions آپ سے related تھے تو ہم نے آپ کے آنے تک اُس کو defer کیا تھا، اب چونکہ آپ present ہیں۔

جناب اسپیکر: **وقفہ سوالات۔**

جی اپنازابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 254 دریافت فرمائیں؟

میرزابدعلی ریکی: Question No. 254

جناب اسپیکر: نہیں سر! وہ دو question ہم نے اُن کی arrival تک defer کیئے تھے۔ جی please۔

میرزابدعلی ریکی: Question No. 254

☆254 <u>میرزابدعلی ریکی رُکن اسمبلی</u> **<u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 07 مئی 2025</u>**

کیاوزیرکھیل ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2024.2025 کے پی ایس ڈی پی میں صوبہ میں کھیل کیلئے کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے مختص شدہ لاگت صوبہ کے کن کن اضلاع میں تقسیم کیا گیا کی ضلع وار تفصیل دی جائے اور سال 2024 سال 2025 میں فیسٹول کن کن اضلاع میں کھیلے گئے نیز فیسٹول پر کل کتنا خرچہ کیا گیا ہے ہر ضلع کی علیحدہ تفصیل بھی جائے۔

<u>وزیرکھیل</u> **<u>جواب موصول ہونے کی تاریخ 08 جولائی 2025</u>**

جواب کی تفصیل آخر پر منسلک ہے ۔

جناب اسپیکر: جی Minister concerned please

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیروزیراعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس وامورنوجوانان): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں دیا تھا کہ 25-2024ء کی PSDP میں کھیل کے لیے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔اورصوبوں کو کن کن ضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے، ضلع وار تفصیل دی جائے۔تو اِنہوں نے جواب میں یہ دیا ہوا ہے یہ دیکھ لیں جناب اسپیکر صاحب! یہاں Sports Sector PSDP 25-2024ء میں یہاں کوئٹہ، سارا کوئٹہ ہے۔اور second page میں آپ یہ دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! Sports Sector PSDP سبی ڈویژن ، Sports Sector PSDP مکران ڈویژن ، Sports Sector PSDP قلات ڈویژن ، Sports Sector PSDP نصیر آباد اور رخشان ۔رخشان میں جناب اسپیکر صاحب! یہاں دیا ہوا ہے مَیں نہیں کہتا ہوں نوشکی چاغی نوشکی۔ یہاں واشک نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: واشک نہیں ہے؟

میرزابدعلی ریکی: جی نہیں ہے سر! آپ دیکھ لیں یہ ہوگیا۔ جناب اسپیکر دوسرا یہ دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: مطلب اِس میں آپ کا پہلا point یہ ہے کہ واشک ڈسٹرکٹ کو کیوں شامل نہیں کیا گیا ہے؟

میرزابدعلی ریکی: جی نہیں کیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اُسی ڈسٹرکٹ سے متعلق آپ کا سوال ہے۔

میرزابدعلی ریکی: جی ہاں یہ دیکھ لیں جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اچھا آپ آگے چلیں۔

میرزابدعلی ریکی: سوال کا مقصد یہی ہے لانے کا دوسرا پیج نمبر3 پرآپ دیکھ لیں جناب اسپیکر صاحب۔ Sports Festival Conducted by the Sports Department۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں مختلف پیسے دیئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ پیج نمبر؟

میرزابدعلی ریکی: پیج نمبر3 پر جائیں۔

جناب اسپیکر: اچھا پیج نمبر3 پر ہے۔ ok

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہر ڈسٹرکٹ کو مختلف پیسے دیئے ہیں۔ بنکاک ہے، پتہ نہیں بنکاک کون گیا ہوا ہے۔ وہ بتا دیں، تھائی لینڈ میں، سبی ٹورنامنٹ ہوا ہے، اچھا دوسرا نیشنل باکسنگ ٹیم پشین اور athletics پتہ مختلف ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ دیکھ لیں یہ 29 سے لے کر جناب اسپیکر صاحب! 44 تک۔اور اِس میں یہ دیکھ لیں جناب اسپیکر صاحب دراصل یہ اگر پورا اِس ٹائم اگر ڈیپارٹمنٹ ہے تو یہ پورا ہر ڈسٹرکٹ کو ہر جگہ میں اسپورٹس ضرورت ہے۔تو ہر جگہ میں festival کریں ہر ڈسٹرکٹ میں وہاں جائیں چاہے فٹبال ہے، کرکٹ ہے گراؤنڈ ہے۔ چاہے جو بھی ہے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے پر PSDP میں بھی اور دوسرا یہ جو festival ہوتے ہیں وہاں بھی جناب اسپیکر صاحب! آپ دیکھ لیں بالکل میرے ڈسٹرکٹ اور کچھ اور ایسے ڈسٹرکٹ ہیں اِس نے bypass کیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ جو 45 نمبر پر ہے Funds for annual grant

میرزابدعلی ریکی: اچھا رحمت کہتے ہیں کہ یہ تو میرا اپنا ذاتی فنڈ ہے مَیں نے دیا ہوا ہے یہ ڈیپارٹمنٹ نے تو نہیں دیا ہوا ہے۔ یہ کہہ رہا ہے، یہ دیکھ لیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی، جی رحمت صالح صاحب۔

میر رحمت صالح بلوچ: یہ constituency base پر ہیں جو 2024-25ء کا بجٹ پیش ہو رہا تھا جو constituency حلقوں کے base پر P&D کو جو ہم نے تجاویز جمع کیے ہیں یہ اُسی حلقے کے فنڈ سے ہم نے یہ جو پنجگور کو کتنے اسپورٹس کلب دیئے ہیں یہ مَیں نے بحیثیت نمائندہ اُسی اپنے حلقے میں تجویز کیے تھے

یہ Departmental Funds تو نہیں ہیں۔اب ڈیپارٹمنٹ اپنے کھاتے میں ڈال رہا ہے، یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔سوال تو ڈیپارٹمنٹ پر ہے۔

جناب اسپیکر: پیج نمبر کون سا ہے۔

میر رحمت صالح بلوچ: پیج نمبر 2پر ہے۔

میر زابد علی ریکی: پیج نمبر 2پر آجائیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: دیکھیں! مکران ڈویژن ہے آپ کا سبی ڈویژن ہے، سبی ڈویژن کے بعد مکران ڈویژن ہے۔یہ تو PSDP میں reflected scheme ہے جو ہم نے تجویز کیے تھے یہ departmental تو نہیں ہیں۔ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمارے ضلعوں میں zero percent ہے۔بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے جس میں تعصب ہے۔ہمارے کھلاڑی اِدھر آتے ہیں اُن کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔سیکرٹری اور ڈی جی کو کئی دفعہ شکائتیں دی ہیں کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔

جناب اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب hold please، آپ بھی اِسی پر بولیں گے۔جی ظفر آغا کا مائیک آن کریں جی آغا جان۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! جناب اسپیکر! پشین کو یہاں mention کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: پیج نمبر؟

سید ظفر علی آغا: پیج نمبر 2اور سیریل نمبر 40 پر۔

جناب اسپیکر: اچھا پشین میں کیا ہے؟

سید ظفر علی آغا: پشین میں 15لاکھ روپیہ میڈم میرے خیال سے پشین کو دیئے ہیں، مَیں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے اِس ضلع میں جو بلوچستان کے اِس وقت اگر first number پر نہیں آبادی کے لحاظ سے second چلو ہم اِس کو مان لیتے ہیں، 15لاکھ روپیہ دینا کس کو دیئے ہیں کہاں گئے ہیں مَیں as a member مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے اور دوسرا مَیں ابھی یہ لسٹ دیکھ رہا تھا اِس میں نہ ضلع چمن ہے آپ کی constituency، نہ قلعہ عبداللہ ہے نہ پشین ہے اِس کا صحیح طرح خاطر خواہ ہے، ژوب لورالائی وغیرہ یہ پشتون بیلٹ کو بالکل آپ یقین کریں اِس میں بالکل نام ونشان نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: neglected ہے۔

سید ظفر علی آغا: اور یہ تقریباً کروڑوں اربوں روپیہ اِس کی مَیں تو گزارش کرتا ہوں اِس کی investigation

کیجائے پشتون بیلٹ کے ساتھ بلخصوص یہ زیادتی ہے مَیں اِس کو زیادتی سمجھتا ہوں اور مَیں بذاتِ خود یہ نہیں کہتا ہوں ہماری بہن ہیں مَیں بذات خود تین دفعہ دفتر گیا ہوں reqest کیے ہیں باقاعدہ by letter بھی مَیں نے request بھیجی ہیں کہ پشین کے کھلاڑی اور جتنے بھی ہمارے یہاں جتنے بھی sportsmen ہیں اُن کو motivate کیا جائے اُس کو اُوپر لے آیا جائے تو اِس کے لیے کوئی خاطر خواہ فنڈ نہیں رکھے گئے ہیں 15 لاکھ روپیہ بھی میرے خیال سے honourable کوئی نام آ رہا ہے آپ اِس کو نیچے سے پڑھ لیں۔

جنابِ اسپیکر: یہ Funds for establishment Sports room at Government Model High School Pishin , Direction of the Honourable Chief Justice Balochistan High Court .

سید ظفر علی آغا: وہ تو بادشاہ ہیں وہ تو جس کو بھی فون کرتا ہے ٹھیک ہے وہ سر آنکھوں پر مگر ضلع پشین کو کچھ بھی نہیں ملا ہے، میری constituency میں اِسکا مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں تحصیل حُرمزئی میں اِس وقت اسپورٹس عروج پر ہے اور اُس کو مَیں اپنی جیب سے آپ یقین کریں اُس کی میں help کر رہا ہوں۔ تو جنابِ اسپیکر! اگر اِس طرح چلتا رہا اسپورٹس رہا اور کوئٹہ، سارے serial میں کوئٹہ آ رہا ہے تو ٹھیک ہے کوئٹہ بھی ہمارا شہر ہے مَیں اِس کی کوئی مخالفت نہیں کرتا ہوں مگر پشتون بیلٹ نہ چمن ہے نہ قلعہ عبداللہ ہے نہ پشین ہے نہ باقی area ہیں آپ اِس کی انکوائری کریں۔

جنابِ اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے آپ کا point آ گیا ہے۔ جی concerned Minister please

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس و امور نوجوانان: جی سر! میرے معزز۔

جنابِ اسپیکر: میڈم! یہ بھی ذرا clear کیجئے گا یہ Sports room کیا چیز ہے؟

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس و امور نوجوانان: سر! مَیں یہ بتا رہی ہوں one to one جتنے سوالات ہوئے ہیں اُن کا مَیں جواب دے رہی ہوں تھوڑا سا مجھے ٹائم دیں اِس میں یہ ہے کہ سب سے تو پہلے ہمارا annual calender ہوتا ہے annual calender ہمارے ڈویژنز ہوتے ہیں means کہ مکران ڈویژن، رخشان ڈویژن۔ ہمارے 8 ڈویژنز ہیں اُنکے جو ڈسٹرکٹس ہیں ڈسٹرکٹس کو ملا کے ایک ڈویژن ہوتا ہے اور ہر ڈویژن کا ایک festival ہوتا ہے۔ اور وہ festival تینوں ڈسٹرکٹس میں ہوتا ہے۔ ہماری پچھلے جو سال کی جتنے بھی ہمارے festivals ہوئے بلوچستان کے 8 ڈویژنز میں ہوئے۔ اُس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو mega events ہوتے ہیں جس میں قائداعظم games میں بلوچستان کے نوجوان participate کرتے ہیں۔

جنابِ اسپیکر: Please Order in the House Honourable Members۔

Order in the House۔منسٹر صاحبہ بول رہی ہیں آپ اُن کو ذرا سُنیں۔

مشیروزیراعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس وامورنوجوانان: ظفر آغا صاحب! آپ نے سوال کیا ہے؟

جناب اسپیکر: ظفر آغا صاحب! آپ اپنے جواب کے لیے۔۔

مشیروزیراعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس وامورنوجوانان: جی آپ لوگوں کو مَیں نے تسلی سے سُنا ابھی میرے جوابات بھی سُنیں۔آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔۔

جناب اسپیکر: جی۔

مشیروزیراعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس وامورنوجوانان: ظفر آغا صاحب! آپ،سوال کیا ابھی جواب سُنیں please.جی آپ لوگوں کو میں نے تسلی سے سنا۔

جناب اسپیکر: جی۔

مشیروزیراعلیٰ برائے محکمہ اسپورٹس وامورنوجوانان: ظفر آغا صاحب! آپ نے سوال کیا ابھی جواب سُنیں please

جناب اسپیکر: ظفر آغا صاحب آپ اپنے اپنے جواب کے لیے۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامورنوجوانان: جی آپ لوگوں کو تو مَیں نے تسلی سے سنا بھی میرے جوابات بھی سُن لیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: جی.جی please۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامورنوجوانان: تو اِس میں یہ ہے سر! کہ ہمارا پورا ایک annual calendar ہوتا ہے جس میں تمام ڈویژنز اور ڈویژنز میں پھر تمام ڈسٹرکٹس اور اِس کے ساتھ ساتھ ہمارے mega events ہوتے ہیں جیسے آنریبل چیف منسٹر میر سرفراز بگٹی کے نام سے فٹبال ہمارا ٹورنامنٹ ہوا، ہمارا کرکٹ کا ٹورنامنٹ ہوا، ہمارے وومن گیمز ہوئے، قائداعظم نیشنل گیمز ہیں بلوچستان کی ہم نے کھلاڑیوں کو یہاں سے بھیجا، فنڈ کیا، اِس کے علاوہ ہمارے جو بلوچستان کے جو جو کھلاڑی جو وہاں سے میڈل لے کے آئے تھے انٹرنیشنل میڈل یا اُن کا جانا تھا وہاں، اُن کو ہم نے support کیا ہے جو ہمارے پاس limited بجٹ ہے اُس بجٹ میں ہم کوشش کر رہے ہیں تمام تر چیزوں کو accommodate کریں۔دوسرا سوال یہ ہے کہ اِنہوں نے construction کے کچھ کاموں کے حوالے سے کہا کہ یہ تو سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے نہیں ہیں اور سپورٹس ڈیپارٹمنٹ اِس کو اپنے نام کر رہا ہے۔تو مَیں اپنے معزز رکن اسمبلی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اگر آپ اپنی Provincial PSDP میں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ سے related کوئی proposal دیتے ہیں تو اِس کی PC-I وہی ڈیپارٹمنٹ بنا کے دیتا ہے اور اُس ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی

ہے۔اگر میں نے اپنے علاقے مند کے لیے ایک سکول بنانا ہے تو مجھے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے اُس کی proposal چاہیے ہوتا ہے اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ وہ اپنی لسٹ میں شامل کرتا ہے کہ اِس سال کون سی ڈویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں مَیں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹل بجٹ میں یہ دیئے ہیں لیکن کسی MPA نے اگر اپنے بجٹ سے دیئے ہیں تو اُس کی PC-I تمام تر معاملات ڈیپارٹمنٹ ہی deal کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی MPA کے ہوں۔ پھر اِس سوال کا تو جواب مَیں نے یہ دے دیا اور یہ مختلف ہمارے MPAs کے ہیں جس میں بلیدہ کے بھی ایک دو گراؤنڈز ہیں جو شاید ظہور بلیدی صاحب نے اپنے PSDP سے دیے ہوں گے اِس طرح باقی MPAs کی بھی ہیں۔تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان بہت بڑا ہے اور اس کی پاپولیشن 60% نوجوانوں کی ہے۔نوجوانوں کے لیے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اُن کو engage کرنے کا سوائے سپورٹس کے اور بلوچستان دور دَراز ڈسٹرکٹ پر محیط ہے تو ہر ڈسٹرکٹ کے لیے ہر ڈویژن کے لیے ہمیں الگ سے events اور پروگرام کرنے ہوتے ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ اِس limited بجٹ میں ہم بلوچستان کے کھلاڑیوں کو events دیں اُن کو باہر بھیجیں اُن کے لیے گراؤنڈز آباد کریں وہ possible ہی نہیں ہے۔ ہم نے جو details دی ہیں آپ سب کے سامنے اگر کسی کو ضمنی سوال کرنا ہے کسی کو اعتراض ہے تمام اِدارے موجود ہیں آپ لوگ ضرور جائیں لیکن ہم نے ہر چیز کی detail دی ہے ہمارے پاس on record پورے تمام تر ثبوت ہیں ہم نے اپنا magazine بھی publish کیا آپ تمام ارکان اسمبلی کو ایک ایک کاپی دیں گے آپ لوگ دیکھیں اپنے اپنے ڈسٹرکٹ ڈویژن میں پتہ کریں گے events اور پروگرام نہیں ہوئے تو ہم پھر ذمہ دار ہیں ہم نے غلط بیانی کی ہے اگر ہوئے ہیں تو اِس طرح نہیں کرنا چاہیے۔ اور سر! تیسرا یہ کہ اِس میں یہ DSOs کا رحمت صاحب نے کہا کہ ہمارے علاقے میں تعصب کیا جاتا ہے رحمت صاحب کے پنجگور میں آپ جا کے اپنے DSO سے پوچھیں اپنے DC سے پوچھیں، اگر سپورٹس کے اُدھر events نہیں ہوئے تو ہم ذمہ دار ہیں بالکل اگر ہوئے ہیں تو اِس طرح discourage نہیں کرنا چاہیے کسی کی محنت کو۔مَیں نے تمام تر details share کی ہیں کسی کا اگر ضمنی سوال ہے تو کریں otherwise i think میں نے clear کر دیا جو سوالات تھے۔

جناب اسپیکر: نہیں sorry let the زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: میڈم! نے بہت اچھی بات کی ہے مگر مَیں یہی کہتا ہوں، وہ کہتا ہے ڈویژن، ڈویژنل میں پھر ڈسٹرکٹ تو ڈسٹرکٹ میں آپ مجھے بتا دیں 2024-25ء میں آپ نے واشک میں، آپ آ کے وہاں کیا festival کیا ہے فٹ بال گراؤنڈ آپ اُن ڈسٹرکٹس کو نہیں دیکھیں جو اقتدار میں ہیں آپ پوزیشن کے حلقوں میں دیکھیں یعنی یہ آپ تعصب نہیں کریں کہ میں گورنمنٹ کے حلقوں میں کروں گا اپوزیشن کے حلقوں میں نہیں کروں گا بے شک اگر آپ ہمیں

نہیں لینا ہے مسئلہ نہیں ہے آپ خود وہاں جائیں، ہم سی ایم صاحب کو request کریں گے کہ آپ کو heli دے دیں گے آپ وہاں عوام کے پاس آئیں گے sports festival کر رہے ہیں، فٹ بال کرکٹ گراؤنڈ، مسئلہ نہیں ہے جیسا آپ نے کل ہم بھی خوش ہو گئے ہیں آپ تربت گئے ۔ وہاں facebook میں مَیں نے دیکھا سارے MPAs آپ کے ساتھ ہیں، festival آپ نے تربت کیچ میں کیا اِسی طرح چمن ہے، پشین ہے، اِسی طرح قلعہ سیف اللہ، ژوب ہے، اِسی طرح آپ کے مختلف ڈسٹرکٹس ہیں۔ مَیں یہی کہتا ہوں آپ نے جو پیسے دیئے ہیں میڈم! اگر بات کریں آپ کا دِل ناراض ہوگا کہ کیوں بھائی حاجی زاہد اِس طرح باتیں کر رہا ہے مَیں کہتا ہوں ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ اسپورٹس کے حوالے سے نوجوانوں کو آپ، ہم، سب مل کے اِن لوگ کے لیے ایسا کوئی راستہ نکالیں کہ منشیات سے دور ہو جائیں اسپورٹس کے حوالے سے آ جائیں اگر ہم اِن لوگوں کو ignore کریں گے اِن لوگوں کو bypass کریں گے پھر یہ کدھر جائیں گے؟ تو اِسی طرح جیسا آپ کا PSDP کا میں نے کہا آپ نے جواب دیا اور رحمت کہتے ہیں مَیں نے اپنے فنڈ سے دیا ہوا ہے یہ PSDP کا نہیں ہے تو اِسی حوالے پر یہ PSDP کا آپ کا حق بنتا ہے آپ ڈیپارٹمنٹ، ڈیپارٹمنٹ آپ کا معاملہ ہے، آپ سیکرٹری سے آپ کا باقاعدہ ہر ڈسٹرکٹ میں آفیسر بیٹھا ہے کہ آپ کو کیا چاہیے؟ آنے والے PSDP میں فٹ بال چاہیے گراؤنڈ کا؟ کرکٹ چاہیے؟ festival چاہیے؟ کیا چاہیے؟ آپ کو کیا ضرورت ہے؟ اُس سے آپ خود لے کے PSDP میں ڈال لیں یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میرا مقصد تو یہی ہے سوال لانے کا۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: یہ جو پیسے نکلے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ، میڈم اِس کو، اسفند یار کو بھی سُن لیں تقریباً پھر آپ، جی please۔

جناب اسفند یار خان کاکڑ (پالیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): بہت شکریہ جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ رحمت صالح صاحب، زابد صاحب، ظفر علی آغا صاحب، نے بات کی، بات صرف اپوزیشن تک نہیں ہے کیونکہ ہمارے سب علاقے ہیں ڈسٹرکٹس ہیں، ڈویژنز ہیں، ہر علاقے میں اسپورٹس ہیں اور ہمیں اسپورٹس پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے معذرت کے ساتھ بے شک میڈم! ہماری پارٹی کی کیوں نہ ہو، لیکن اِنصاف اور ناانصافی کی بات اِدھر ہو رہی ہے واقعی میڈم! نے ہمارے حلقوں ہمارے علاقوں میں کچھ نہیں کیا ہے۔ ہمارے بار بار کہنے پر بھی، دوسری بات جناب اسپیکر! پانچ، پانچ ہزار سے کچھ اسپورٹس کا وہ نہیں lump-sum ایک ڈسٹرکٹ کے ایک ڈویژن کو دینا چاہیے یہاں اتنی بڑی لسٹ کوئٹہ کی تھما دی گئی ہے، کوئٹہ کے MPAs بیٹھے ہوئے ہیں، اللہ کو حاضر ناظر جان کے کہیں کن

کن کی لسٹ ہوئی ہیں؟ کن کن کے بچے ہوئے ہیں؟ کن کن کے sportsman ہوئے ہیں؟ دیکھیں میڈم کہہ رہی ہیں میرے حلقہ مند، آپ صرف ایک حلقے کی منتخب نمائندہ نہیں ہے۔آپ special۔۔(مداخلت)

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ میں صرف مند کی منسٹر ہوں۔ میں نے کہا کہ میں پورے بلوچستان کا منسٹر ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ: آپ نے ابھی کہی ہے آپ کا ریکارڈ پر ہے، آپ پورے بلوچستان کی منسٹر ہیں اور آپ اُس مخصوص نشست سے پورے بلوچستان کیلئے آئی ہیں۔آپ صرف مند اور تربت کی نہیں ہیں اِس طرح بات آپ نہ کریں آپ پورے بلوچستان کی آپ جتنا تربت کی ہیں، اُتنا پشتون بیلٹ کی ہیں، اِتنا ہی نصیر آباد کی ہیں، اِتنا کوئٹہ کی ہیں اتنا ہی ژوب کی ہیں، اُتنا چمن اور قلعہ عبداللہ کی ہیں۔آپ کو برابری کرنی ہوگی اِس طرح نہیں ہوتا میڈم! آپ میرے خیال میں first time ہے آپ کا آپ اپنی طبعیت سے چلا رہے ہیں۔اپنی طبعیت سے محکمے نہیں چلتے۔معذرت کے ساتھ آپ اِس چیز پر ناراض نہ ہوں بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much۔جی۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اسپیکر صاحب مَیں۔

جناب اسپیکر: جی ظفر آغا صاحب۔ظفر آغا صاحب last تقریباً۔

سید ظفر اللہ علی آغا: آپ حوصلہ رکھیں آپ منسٹر ہیں۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: supplementary ایک دو questions ہوتے ہیں۔

سید ظفر اللہ علی آغا: آپ جلدی غصہ نہ ہوا کریں۔

جناب اسپیکر: No issue no issue, just wait۔جی جی، آغا صاحب، آغا صاحب please۔

سید ظفر اللہ علی آغا: نہیں مَیں وہی کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: سر please! آپ Chair کو address کریں۔

سید ظفر اللہ علی آغا: اسپیکر صاحب! آپ کو ہی Chair کو address کر رہا ہوں۔میڈم سے میں نے کہاں تھوڑا حوصلہ کریں تھوڑا سا سُن لیا کریں کوئی بُری بات نہیں ہے اِس وقت سوال ہم سے ہوتے ہیں کہ پورا پشتون بیلٹ یہاں نہیں ہے۔15 ہزار اور 15 لاکھ کا مسئلہ نہیں اِس کو صحیح طرح calculation، دُنیا calculations پر چلتی ہے ہمارے آپ خود endorse کرتی ہیں کہ %60، آپ %60 کہتی ہیں مَیں کہتا ہوں %75 ہمارا youth ہے جناب اسپیکر! ہمیں اِس طرح نہیں کرنا چاہیے جس طرح کے کوئٹہ کے، کوئٹہ ہمارا شہر ہے، جتنا خوبصورت ہوگا۔ جتنا

میر سرفراز بگٹی کے نام پر آپ رکھنا چاہتی ہیں سرآنکھوں پر، کسی اور منسٹر کے نام پر رکھتے ہیں سرآنکھوں پر ہم اِس پر قطعاً یہ اختلاف نہیں رکھتے ہیں۔مگر ضلع پشین اِس وقت قلعہ عبداللہ، چمن ایک بہت بڑی آبادی رکھتا ہے اور وہاں بہت بڑےyoungsters ہیں ہم سے سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں کہ آپ گئے ہیں آپ اسمبلی میں گئے آپ کو سپورٹس کے بارے میں آپ کیوں بات نہیں کرتے؟ اور آپ یقین کریں جناب اسپیکر! youngsters تو اتنے جذباتی ہو جاتے ہیں ہم کبھی جاتے اِفتتاح میں یا کوئی جلسے جلوس میں جاتے ہیں ہمیں پکڑ لیتے ہیں چھوڑنے نہیں دیتے ہیں کہ آپ جناب پشین میں دو سال یعنی ایک سال 8 مہینے ہو کر کچھ زیادہ بھی ہو سکتے ہیں، ابھی تک مجھے نہیں نظر آیا کہ کوئی event ہوا ہو، کوئی باکسنگ چیمپئن شپ ہوا ہو، کوئی اور کرکٹ ہوا ہو، فٹ بال ہوا ہو، کوئی taekwondo اور کوئی بھی event ہو۔

جناب اسپیکر: ok,ok

سید ظفر اللہ علی آغا: پشین یہاں سے بہت نزدیک ہے اور دوسری بات جناب اسپیکر! اسفندیار خان صاحب نے جو بات کی اِن سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ اِس کو قطعاً دِل پر نہ لیں۔ہم سے سوال ہوتے ہیں، ہمیں جواب دینے پڑتے ہیں، کبھی کبھی ہم ایسے پھنس جاتے ہیں ہم حیران ہوتے ہیں کہ ہم کیا بات کریں۔کہ ہم کیا بات کریں۔جناب اسپیکر! میں ایک اور چیز کی آپ کو نشاندہی کروانا چاہتا ہوں کہ دیکھیں سی ایم صاحب آٹھ دفعہ پشین آچکے ہیں۔میں حیران ہوں میڈم سے میں گزارش کرتا ہوں کہ 45 کلومیٹر دور اور 80 کلومیٹر پر قلعہ عبداللہ اور چمن ہے آپ drive کر کے آسکتے ہیں پشین پُر امن ضلع ہے آپ جائیں وہاں لوگوں سے ملیں ہمیں ساتھ لے کر جائیں ہم آپ کو مشورے دیتے ہیں، ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کس کو motivate کرنا ہے، کس کو اُٹھانا ہے، کس کے سر پر ہاتھ رکھنا ہے، تو یہ چیزیں ساری ضروری ہیں میڈم۔ قطاً میرا یہ مقصد نہیں ہے نہ میرا نہ میرے colleagues کا، میں بذاتِ خود آپ کے آفس گیا ہوں میں آپ کے کوئٹہ کے جتنے بھی events ہیں میں اُن کو appreciate بھی کرتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ نے محنت نہیں کی ہے۔مگر آپ جذباتی نہ ہوا کریں کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو ہمارے کو face کرنا پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر: okay آپ کا point آگیا۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آج جو جتنے بھی پیسے ہیں اسپورٹس کے ہیں میں دوبارہ آپ سے گزارش کرتا ہوں آپ اس کی انکوائری کروادیں کہ یہ کروڑوں روپے کہاں گئے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ ذرا منسٹر صاحبہ کو سنیں۔جی مینا مجید صاحبہ!

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر! میں بھی اس پر بات پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بس وہ آپ منسٹر صاحبہ کو سنیں۔ جی منسٹر صاحبہ! بتائیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: یہ کوئی سوال ہے اُن کا۔ جی آپ سوال کریں۔

جناب اسپیکر: جی قلعہ عبداللہ کے متعلق سوال آ گیا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسی سپورٹس کے متعلق؟ جی بتائیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ پہلے تو میں زابد ریکی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ ہر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے questions بھی لاتے ہیں ہم لوگ تو کچھ بھی نہیں کرتے ہیں۔ اور ہمیں تھوڑا سا وہ احساس بھی دلاتے ہیں چاہے P&D ہو، P&D سے لے کر اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ تک یہ اِن کا کمال ہے حقیقت میں میں نے یہ صفت پہلے بھی کی تھی کہ ہر چیز پر اِن کی نظر ہوتی ہے۔ اسپورٹس میں میڈم صاحبہ کو میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نہیں کہ میں اس پر اعتراض کر رہا ہوں۔ خیر اسپورٹس میں لڑکے ہیں ہم خود بھی کچھ سنبھال سکتے ہیں ہمارے پاس اتنے ہیں۔ دو قسم کے طریقے ہوتے ہیں ایک یہ ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹل کچھ پیسے ملتے ہیں اِن کو چاہے جتنے بھی ملتے ہیں ایک لاکھ روپے ملتے ہیں یا ایک کروڑ ملتے ہیں یا بیس کروڑ ملتے ہیں، چالیس کروڑ ملتے ہیں ہم اُن کی بات کرتے ہیں۔ ایک پی ایس ڈی پی ہوتا ہے جس میں میں نے خود بھی تین چار گراؤنڈز بنائیں کرکٹ کا بھی بنایا فٹ بال کا بھی بنایا اور فٹ سٹال بھی بنایا۔ ہم پر اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ کا کوئی احسان نہیں ہے۔ میں نے پچھلے سال بھی اِن سے کوئی دس دفعہ request کی کہ قلعہ عبداللہ ہو، پشین ہو، چمن ہو جس طرح ہمارے بھائی نے کہا یا کوئٹہ ہو یا تربت ہو یا کوئی بھی علاقہ ہو ان لوگوں کو ذرا ہماری طرف بھی توجہ دیدیں کچھ لاکھ روپے دیدیں دو لاکھ دے دیں ہم کوئی ٹورنامنٹ منعقد کریں گے۔ ایک ایک event پر یہاں آپ 25,25 کروڑ روپے دے رہی ہیں، کسی event میں 20 کروڑ روپے دے رہی ہیں یہ ہے یہ کدھر سے آئے یہ ڈیپارٹمنٹل ہے اس پر ہمارا حق بنتا ہے۔ request کر کر کے آج تک تو ایک روپے بھی ہمیں نہیں ملا ہے میں صرف اتنی request کر رہا ہوں کہ وہ جو گزر گیا وہ تو گزر گیا کم از کم future کے لیے پوسٹیں آتی ہیں ابھی قلعہ عبداللہ میں خضدار کا بندہ ٹرانسفر کیا ہے یا کوئٹہ کا کوئی بندہ وہاں لگایا ہے۔ میں نے کہا کہ یہاں قلعہ عبداللہ کا ہی بندہ ہونا چاہیے، چمن میں چمن کا ہونا چاہیے یہ نہیں ہے کہ اِدھر سے اِدھر اُدھر کروا دیں۔ میں صرف اتنا ایک اِن کو مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ میڈم! آپ next year کے لیے تھوڑا سا خیال رکھیں ایسا نہ ہو کہ روڈ بھی بلیدہ میں بن رہے ہیں، ڈیم بھی اُدھر بن رہے ہیں آج اگر میں حساب اُٹھا لوں آپ حیران رہ جائیں گے ہم اس پر مجبور ہو جائیں گے آخر۔ اسپورٹس تو چھوڑ دو اگر بیس ارب روپے کے روڈ وہاں پر شروع نہیں تھے بیس سے چالیس ارب

روپے تو کیا میں پچاس کروڑ روپے کا حق نہیں رکھتا ہوں غصہ آتا ہے انسان کے جذبات ہوتے ہیں۔ میں قلعہ عبداللہ چمن میں آپ خود دیکھ لیں۔ اسپیکر صاحب! آپ خود دیکھیں کہ آپ کو کتنا مل رہا ہے۔ آج میں پی اینڈ ڈی منسٹر سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کے علاقے میں کتنے روڈز شروع ہیں، آپ کے علاقے میں کتنے ڈیمز شروع ہیں، آپ کے علاقے میں کتنے ہسپتال بن رہے ہیں، آپ کے علاقے میں کتنے ڈوپلپمنٹس کے کام ہو رہے ہیں؟ سی ایم صاحب تو چلے گئے سی ایم صاحب کی تو خیر میں اس لیے قدر کرتا ہوں کہ وہ چیف منسٹر ہیں چلو بنالیں تیس ارب لے جاتے ہیں لے جائیں لیکن کم از کم میرے پشتون بیلٹ میں میرے علاقوں میں کم از کم مجھے ایک ارب تو دے دیں۔ مجھے ایک ارب روپے کی اسکیم نہیں مل رہی ہیں اور یہاں اسپورٹس چھوڑے یہ دو لاکھ دو لاکھ مجھے دیتے ہیں یہ بھاڑ میں جائے ہمیں یہ دو لاکھ روپے اپنے نوجوانوں کے لیے فخر اور وہ کر لیں۔ کم از کم انصاف تو ہونا چاہیے تقسیم تو انصاف کی بنیاد پر ہونی چاہیے یہ تو نہیں ہے کہ جس کا چلے وہ کر لے کوئی منسٹر بنا ہوا ہے تو ایم پی اے کا کوئی خیال نہیں رکھتا کوئی طریقہ ہے کوئی انصاف ہے۔ اگر ہم نہ بولیں ہم آج تک خاموش بیٹھے ہیں ہوئے ہیں تو اس لیے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمارا اِدھر حصہ ہے تو حصہ اس لیے نہیں ہے کہ انصاف ہم کر لیں۔ کوئی ہماری طرف کیوں کہ اور اُن لوگوں کو ڈیپارٹمنٹل۔ میں اُن اداروں سے بھی کہہ رہا ہوں کہ کم از کم اگر پشتون پُر امن ہیں تو آپ پشتونوں کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہیں اگر بلوچوں میں کوئی گڑ بڑ ہو رہی ہیں تو اُن کو دے رہے ہیں ہم پُر امن لوگ ہیں پُر امن رہنا چاہتے ہیں پاکستان پر امن چاہتے ہیں بلوچستان کو پُر امن چاہتے ہیں تو اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ ہمیں dissolve ہی کر دیں ہمیں delete ہی کر دیں۔ کم از کم ہمارے علاقوں میں توجہ دے دو نہ کوئی روڈ ہے نہ کوئی ہسپتال ہے نہ کوئی اور چیز ہے جب ہم دیتے ہیں جی departmental schemes ڈیپارٹمنٹل اسکیمیں ہیں، ڈیپارٹمنٹل سارے بیٹھے ہوئے وہ لوگ ہیں جو اپنے علاقوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ کیا ہے میرے پاس ایک فوڈ منسٹر بیٹھا ہوا ہے پشتونوں میں یہ انصاف ہے۔ میں نے زرداری صاحب سے کہا کہ پشتونوں کو آپ نے کیا دیا ہے ایک گورنر دیا ہے وہ بھی elected member ہے۔ یہاں ایک بخت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کوئٹہ کی سیٹ پر آئے ہیں اور ایک دمڑ صاحب ہیں یہ انصاف کے تقاضے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں؟ ہمارے پشتونوں کے ساتھ اس طرح تو نہیں ہونا چاہیے۔ نہیں سردار صاحب! میں آپ سے نہیں کہہ رہا ہوں آپ برداشت کریں یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ ہر چیز میں ہمارے ساتھ بے انصافی ہوتی ہے اس کو پورا کر لیں میں سی ایم صاحب سے کہہ رہا ہوں۔ ہم اب تک خاموش ہوتے رہے لیکن اس بنیاد پر نہیں ہوتے رہے ہم شرافت کی سیاست کرتے ہیں، عدم تشدد کی سیاست کرتے ہیں، دہشت گردی سے نفرت کرتے ہیں اس بنیاد پر کہ یہاں اسمبلی ہم بھائی چارے کے ساتھ چلائیں ہم سب بھائی ہیں بھائیوں کی طرح انصاف بھی ہونا چاہیے۔ یہ ہماری کچھ باتیں ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you.let the minister صاحبہ reply میرے خیال میں۔ سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب okay.after you ظہور بلیدی صاحب۔ جی Minister for PHE

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ ایک پہلو سے تو ہمارے colleague پر بہت زیادہ اعتراض ہوئے یہ پانچ ڈویژن آئے ہوئے ہیں جن میں اسپورٹس کی مد میں فنڈز ہیں سلسلہ ہے۔ لیکن کسی نے بھی floor of the House پر اِن کو appreciate نہیں کیا ہے کہ پچھلے دنوں انٹرنیشنل لیول کی جو باکسنگ چیمپیئن شپ کرائی وہ بھی کریڈٹ اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے اور ان کو جاتا ہے تو اس کو بھی تھوڑا سا appreciate کرنا چاہیے گو کہ وہ خاتون ہیں۔ اسی طریقے سے آپ کے ایوب اسٹیڈیم نواب اکبر بگٹی اسٹیڈیم میں جو events کرائیں گئے وہ بھی اسی خاتون کو گو کہ وہ خاتون ہیں ان کو کریڈٹ جاتا ہے۔ تو میری معزز ایوان سے گزرش ہوگی کہ ٹھیک ہے یہ جو فنڈ آئے ہوئے ہیں یہ MPAs نے اپنے علاقوں میں دیئے ہیں اور وہ اُس میں mentioned کیے گئے ہیں کہ یہ ڈویژن وہ ڈویژن حالانکہ میرا لورالائی ڈویژن مسنگ ہے، ژوب ڈویژن مسنگ ہے، میں نے نہیں رکھا ہے فنڈ تو مسنگ ہے تو مجھے اس کا کوئی افسوس نہیں ہے۔ لیکن جس نے اچھے کام کیے ہیں تھوڑا سا بحیثیت ایک colleague کے بحیثیت ایک ہماری یہاں کی اس ہاؤس کی ممبر کے جو وہ دن رات اسپورٹس کی events کرنا انٹرنیشنل لیول پر ابھی پھر بہت اچھے events آرہے ہیں۔ تو اس کو تھوڑا سا ہمیں چاہیے آپ سے بھی میری گزارش ہے کہ آپ بھی appreciate کریں اور دوستوں سے بھی۔

جناب اسپیکر: thank you. ظہور بلیدی صاحب!

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): بات کوئی اور تھی اور اُس کو لے کئی اور گئے۔

جناب اسپیکر: جی بات کئی اور آگے نکل گئی اُس پر جانا ہی نہیں چاہیے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: چونکہ ہمارے ایک سینئر ممبر نے کچھ سوالات اُٹھائے ہیں تو میں اُن کے لیے عرض کروں کہ بلوچستان کی تعمیر وترقی کے لیے حکومت سنجیدہ ہے اور کبھی اس چیز کا تفرقہ نہیں کیا ہے کہ کون بلوچ ہے، کون پشتون ہے، کون ہزارہ ہے، کون سندھی ہے، کون settler ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان ہم سب کا گھر ہے ہم سب کا صوبہ ہے۔ اور اس ملک کا ایک اہم حصہ ہے۔ جہاں تک کسی حلقے کی deprivation کی بات ہے کسی حلقے کو زیادہ نوازنے کی بات ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ واحد گورنمنٹ ہے جس میں حکومت اپوزیشن سب کو ساتھ لے کر چلا ہے اور موصوف خود بھی حکومت کا حصہ ہے۔ اور پہلی دفعہ پی ایس ڈی پی پر ایک پارلیمانی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جس میں حکومتی بینچوں کی جو پارٹیاں ہیں اُن تمام کے تناسب کے لحاظ سے اُن کی نمائندگی ہے۔ اور موصوف خود بھی اُس پی ایس ڈی پی کمیٹی کی ممبر

ہے۔بجٹ پیش کرنے سے پہلے ان کمیٹیز کی میٹنگز چلتی رہیں ہرکسی نے اپنا input دیا، ہرکوئی اپنے حلقے کے لیے تگ ودوکرتا رہا۔اوراس کے بعد جو flagship projects تھے اُن پربھی recently دوتین دن پہلے ہماری میٹنگ ہوئی جس میں نواب زادہ طارق مگسی صاحب، سلیم کھوسہ صاحب، زمرک اچکزئی صاحب، اوربھی ہمارے کچھ دوست اُس میں موجود تھے۔راحیلہ درانی صاحبہ موجودہ تھیں، عمرانی صاحب وہاں موجود تھے۔توایک consensus کے ساتھ یہ چیزیں آگے بڑھ رہی ہیں۔البتہ ترقی need based پرہوتی ہے۔اگر south میں سڑک بن رہی ہے، تویہ نہیں ہے کہ وہاں ایک duplication ہےاوراس طرح پہلے بن چکی ہےاب دوبارہ اُسی کےاوپرسڑک بنائی جارہی ہے۔لیکن اُدھر وہ سہولت موجود ہی نہیں ہے۔ہم نے کبھی اِس بات کوترقی سے نہیں جوڑا کہ ایک جگہ پر insurgency ہےتووہاں ترقی ہو، دوسری جگہ پراگر insurgency نہیں ہےتووہاں اُس کوچھوڑ دیا جائے۔ترقی سب کی ضرورت ہے چاہے وہ بلوچ ہو، چاہے پشتون ہواورچاہےکوئی اورقوم سےتعلق رکھتا ہو۔تومَیں ممبر صاحب سے گزارش کروں گا۔وہ خود PSDP کمیٹی کےممبر ہیں۔اُن کو ہراسکیم کا پتہ ہے۔اوریہ نہیں ہے کہ ہماراپشتون بیلٹ جو ہے وہ neglect ہوا ہے ignore ہوا ہے یا بلوچ بیلٹ میں کچھ زیادہ گئے ہیں۔البتہ need based یہاں پر اگرکوئی روڈ کی ضرورت ہے۔تومیرانہیں خیال کہ اُس کوہم وہاں پرروڈ نہ دیا جائیں۔یاہماراجونصیرآباد ڈویژن ہے وہاں 60 بلین کاایک نہری نظام بن رہاہے۔اب ہمارانہری نظام صرف نصیرآباد ڈویژن میں feasible ہےاورکہیں ہے ہی نہیں۔اب میں کہوں جی کل مکران میں کوئی نہر بنادیں۔تومکران میں کہاں سے ہوسکتا ہے یا گوادر چونکہ ہماراساحلی بیلٹ ہے ساحلی شہر ہے۔وہاں پراگرجو ہے float ship اور floating jetty بن رہی ہےاب وہ ship floating jetty توتربت میں تونہیں بن سکتی یاہم کوئٹہ میں نہیں بناسکتے۔وہ اُسی جگہ کے لیے feasible ہے وہیں کی ضرورت ہے۔اِسی طرح ڈیم جہاں پربن رہے ہیں وہاں feasible site ہوگی۔وہاں دریا ہوگی جس پرڈیم بنایا جارہا ہوگا ندی ہوگی جس پرہم ڈیم بنائیں گے۔جس نوعیت کا ڈیم ہوگا، اُسی نوعیت کا دیا جائے گا۔اب مَیں کسی متنازعہ discussion میں نہیں پڑنا چاہتا۔لیکن یہ نہیں کہ صرف مَیں ہی P&D منسٹرہوں۔اورمَیں بلوچ بیلٹ میں سب سے پہلا P&D منسٹر میں ہوں جام یوسف مرحوم کے بعد۔لیکن میرے پاس کوئی اختیارنہیں تھاکسی اسکیم ڈالنے کا یانہیں ڈالنے کا۔سارےاختیارات PSDP کمیٹی کے پاس تھے۔

جناب اسپیکر: آپ کااسپورٹس والا۔

وزیرمنصوبہ بندی وترقیات: اگروہاں کسی کا ڈالا ہے نہیں ڈالا ہے۔اُس میں ہمارےحلقوں کوتنقید کانشانہ بنانابلوچ بیلٹ کوتنقید کانشانہ بنانا insurgency کےساتھ اُس کامقابلہ کرنا میراخیال ہے یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ok done Thank you very much زمرک خان صاحب! تشریف رکھیں آپ پلیز منسٹر صاحبہ، منسٹر صاحبہ ok اُس کی ضرورت نہیں ایک منٹ ٹھہر جائیں۔نہیں بیٹھ جائیں۔میڈم۔میری گزارش آپ سے یہ جو discrimination ہے جو ہمارے آنریبل! میری گزارش سنیں آپ۔جو discrimination نظر آرہی ہے اُن کی تجویز یہ ہے کہ جو کچھ۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: سر! وہ discrimination نہیں ہے۔اُسی کا میں جواب دے رہی ہوں let me please

جناب اسپیکر: میڈم! آپ اُس کو آنے والے session میں ensure کریں۔کہ دوبارہ ایسی discrimination نہیں ہوگی۔تو انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: نہیں سر! میں اِس بات کو اپنے اوپر لے ہی نہیں سکتی۔آپ please سنیں۔آپ کو میں نے تسلی سے سنا۔اِس مقدس ایوان کی ایک طریقہ کار ہے۔سوال کرتے ہیں تسلی سے اگلا سنتا ہے جواب بھی اُسی طرح سنتے ہیں۔آپ کو میرے جوابات پر اعتراض ہیں۔تو آپ جا سکتے ہیں relevant ادارے ہیں لیکن سنیں تو صحیح۔اچھا سب سے پہلے point پر میں آپ کو بتانا چاہوں گی۔جو 14 اگست Independence Day کہ ہم نے sports festival کیا۔اُس میں سب سے پہلے آپ دیکھیں آواران، شیرانی، ژوب، دکی، ہرنائی، زیارت، لورلائی، قلعہ سیف اللہ اِس کے علاوہ ہم نے پورے جتنے بھی ہمارے mega festival ہوئے ہیں۔چاہے فٹ بال کی ہو، جو انٹرنیشنل لیول کے ہم نے فٹ بال کے event کئے اُس میں بھی تمام پشتون بیلٹ سے ہماری ٹیمیں تھیں۔ہمارے پاس سب کچھ ثبوت میں ہیں۔کسی کو چاہیے ہم اُن کو provide کرتے ہیں victorial جو چیزیں ہمارے پاس ہیں videos ہیں جو ہم نے چلائی ہیں جن کو پورے پاکستان level پر لوگوں نے دیکھے! دوسرا تمام ڈویژنز ابھی پشتون اگر دو ڈویژن ہیں بلوچ پانچ ڈویژن ہیں اِس کو تعصب آپ نہ کہیں۔پورا بلوچستان ہے ہم نے تمام ڈویژنز کے لیے festivals رکھے ہیں۔اگر پشتون بیلٹ میں festival نہیں ہوئے ہیں آپ آ کے مجھ سے سوال پوچھیں۔تیسرا یہ، یہ کل گورنر صاحب ژوب گئے تھے یہ جس دن ژوب کا واقعہ ہوا تھا ہمارے event کی closing میں گئے تھے۔اور وہ ژوب sports festival تھا۔ابھی لورالائی sports festival چل رہا ہے جس کی کل closing ہے۔آپ لوگ پہلے جا کے اپنے ڈسٹرکٹ میں پتہ کریں اپنے DC سے پوچھیں اپنی ٹیم سے پوچھیں۔اگر ہم نے کوئی تعصب کیا ہے تو ہم ذمہ دار ہیں۔دیکھیں اس طرح میں یہ سمجھتی ہوں یہ غلط ہے یہ تعصب پھیلانا نہیں چاہیے۔ہم پورے بلوچستان کے نمائندے ہیں۔تیسرا یہ کہ یہ جو بات کی ہے کہ sportsman

کو باہر بھیجا گیا ہے۔مَیں آپ کو proudly بتاؤں کہ یہ جتنے بھی sportsman کو ہم نے support کیے ہیں %80 پشتون sportsman تھے۔مَیں فرق نہیں رکھتی مَیں یہ دیکھتی ہوں۔کہ بلوچستان کا نوجوان ہے وہ پشتون ہو، وہ بلوچ ہو، وہ settler ہو، وہ جو بھی ہو۔ہے تو بلوچستان کی representation۔ہم نے تمام تر details دیے ہیں اِس میں سوال یہ میرے بھائی نے پوچھا ہے زابد ریکی صاحب نے کہ PSDP میں sports کے کتنے event ہیں۔آپ تو یا PSDP کو change کریں۔کیونکہ PSDP میں اُس MPA کا بھی جو proposal ہے sport کی مد میں آتا ہے، جو مَیں نے دیا ہے بھی sport کی مد میں آتا ہے۔پھر آپ لوگ یہ سوال کریں کہ departmental الگ کریں MPAs کی الگ کریں تا کہ چیزیں واضح ہوں۔یہ آپ کے PSDP میں لکھا ہے۔مَیں نے اگر کوئی گراؤنڈ اپنی فنڈ سے دیا ہے as a provincial MPA مَیں نے اگر اپنے فنڈز دے دیا ہے منسٹر کے باوجود تو وہ بھی اُسی مد میں جاتا ہے۔مَیں نے health کے دیئے ہیں health کی مد میں جاتا ہے، مَیں نے irrigation کے دیئے ہے اُس کے مد میں جاتا ہے۔آپ سب کو یہ چیزیں پتہ ہے۔بڑے واضح طور پر آپ لوگوں کو پتہ ہے۔تو اِن چیزوں کو confused نہ کریں۔مَیں نے تمام ڈسٹرکٹ ڈویژن کے لیے proposal دیے ہیں۔مَیں نے خود جا کے visit کیا ہے مَیں نصیر آباد گئی ہوں، مَیں نے وہاں visit کیا ہے۔جہاں جہاں میں پہنچ سکی۔کیونکہ حالات law and order situation کی وجہ سے بہت ساری ڈسٹرکٹ میں ہم نہیں جا سکتے۔لیکن جہاں تک۔

جناب اسپیکر: تو آپ آگے بھی آپ مزید districts میں یہ festivals کریں گی۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اب ہماری ہے پوری سال کی calendar ہے مَیں یہ calendar تمام ارکان اسمبلی کو دینا چاہوں گی۔دیکھیں اور جا کے گراؤنڈ پر پتہ کریں کہ events ہوئے ہیں کہ نہیں۔ہم نے جو فٹ بال event کیا انٹرنیشنل لیول کی ہم نے فٹ بال event کیا ہے۔آپ کے باہر ملکوں سے کینیڈا سے باہر ملکوں سے لوگوں نے this is بلوچستان اِن grounds میں اتنا huge crowd اور اتنے سارے نوجوانوں کو کھلانا مطلب یہ possible ہی نہیں ہے لیکن ہم نے کر کے دکھایا۔آج بھی ہماری تمام یونیورسٹیز بلوچستان کی 14 یونیورسٹیز کے بچے کوئٹہ میں کھیل رہے ہیں۔اور یہ Inter University competition ہے۔جس میں 500 ہمارے پاس لڑکیاں ہیں اور ہمارے پاس ہزار لڑکیاں ہیں۔ہم نے نہیں دیکھا بلوچ ہے، پٹھان ہے کون ہے۔ہم نے تمام یونیورسٹیز سے لیے ہیں۔اور وہ آج کوئٹہ میں کھیل رہے ہیں دیکھے کوئٹہ، کوئٹہ آپ لوگ بار بار بول رہے ہیں۔ہم آپ کے ڈسٹرکٹ کے بچوں کو کوئٹہ میں لاتے ہیں۔تا کہ اُن کی exposure ہو وہ بے چارے اپنے گاؤں

سے نکلیں اُن کو پتہ ہو 90% کھلاڑیوں کے لیے کوئٹہ نئی جگہ ہے۔اُنہوں نے کوئٹہ آج تک نہیں دیکھی۔ہم اِن کوTA,DA کر کے یہاں لاتے ہیں ہوٹلز میں اِن کو ٹھہراتے ہیں کھانا پیناkits سب کچھ دیتے ہیں۔تا کہ اُن بچوں کی ایکexposure ہو،ایک دوسرے کے ساتھ ملیں ایکlearning ہو۔یہ جو کوئٹہ میںmega events ہوتے ہیں۔آپ لوگ کوئٹہ،کوئٹہ کہہ رہے ہیں یہ تمام آپ لوگوں کے ڈسٹرکٹ کے بچے ہیں جو اِدھر آرہے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ بات آپ کے درست ہے کیونکہ۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامورنوجوانان: تو مَیں نے کوئی تعصب نہیں کیا۔میرے لیے پورا بلوچستان ایک ہے چاہے وہ پشتون ہو یا بلوچ ہو۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے بالکل ،ٹھیک ہے۔نہیں نہیں no more questions on this issue تقریباً یہ اِس کو ختم کرتے ہیں۔اس کو ابھی اپنا زاہد ریکی صاحب آپ کا کس پرquestion hour چل رہا ہے۔آپ تشریف رکھیں اُس پر آپ کو پھر موقع دیتے ہیں،ٹھہر جائیں۔اچھا زاہد علی ریکی صاحب،نعیم صاحب تشریف رکھیں ایک منٹ تقریباً یہquestion نمٹانے دیں مجھے۔جی زاہد علی ریکی صاحب سوال نمبر۔جی۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!بات یہ ہے ہم یہ سوال لانے کا مقصد یہی ہے۔جناب اسپیکر صاحب! ہمیں خدانخواستہ۔

جناب اسپیکر: آپkindly اِس کوwind up کریں اور تجویز دیدیں۔

میر زاہد علی ریکی: جیسا ہمارے زمرک صاحب نے ایک بات کیا ناں،تو ہم لوگ اِس کو تعصب نہیں کریں۔ انجینئر زمرک صاحب نے غلط باتیں نہیں کی۔اُس نے کہا چاہے پشتون ہے،بلوچ بیلٹ ہیں سب بھائی ہیں۔ہم لوگوں کا فرض بنتا ہے۔ہم ہر علاقے میں festival کریںground نہیں ہے فٹ بال کا نہیں ہے،کرکٹ نہیں ہے ہم دیدیں۔اُس نے غلط بات تو نہیں کیا آپ لوگوں کو ایسا لگا۔کہ توپ کا،انجینئر زمرک کا ریکارڈ بھی ہے۔اُس نے کہا آپ لوگ تعصب کر رہے ہیں،آپ لوگ تعصب کر رہے ہیں۔ایک جگہ میں آپ لوگ زیادہ دے رہے ہیں اور ایک جگہ میں آپ لوگ کچھ نہیں دے رہے ہیں۔تو ظاہری بات ہے ابھی کیچ میں ہوا ہے،کیچ میرا ہے۔مَیں بلوچ بیلٹ سے تعلق رکھتا ہوں۔واللہ رات کو میں نے یہfacebook مَیں نے دیکھا۔اُس میں ظہور صاحب بھی تھا،اُس میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب بھی تھا،اُس میں برکت علی صاحب بھی تھا۔واللہ مَیں خوش ہو گیا۔ٹھیک ہےfestival اچھا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

میر زاہد علی ریکی: مگر یہ اِسی طرح آپ کے جن ڈسٹرکٹوں آپ نہیں کر رہے،اُس ڈسٹرکٹوں کو ignore تو نہیں

کریں۔

جناب اسپیکر: ہاں وہ کہہ رہی ہیں، کہہ رہی ہیں کہ۔

میرزابدعلی ریکی: مَیں یہ کہتا ہوں آپ لوگ ایک ڈسٹرکٹ کو۔۔۔

جناب اسپیکر: میڈم please آپ wait کریں۔

میرزابدعلی ریکی: آپ باقی ڈسٹرکوں کو بھی دیکھ لیں۔ہم تو خدانخواستہ غلط باتیں نہیں کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے،ٹھیک ہے۔

میرزابدعلی ریکی: آپ کے قلعہ عبداللہ کو کریں،قلعہ سیف اللہ کو کریں۔

جناب اسپیکر: میڈم!اِس question کو۔۔۔

میرزابدعلی ریکی: آپ ژوب یا جدھر بھی جانا چاہتے ہیں ہم علاقے کے عوامی نمائندے ہیں۔

جناب اسپیکر: done ہو گیا،done ہو گیا۔

میرزابدعلی ریکی: ہمیں اعتماد میں لے لیں۔ہم وہاں آپ کے ساتھ آئیں گے۔

جناب اسپیکر: زابدعلی ریکی صاحب تشریف رکھیں ایک منٹ please علی مددجتک صاحب تشریف رکھیں please زابدعلی ریکی صاحب میڈم کہہ رہی ہیں۔کہ آنے والے دنوں میں ہمارے پاس انہوں نے planing بنایا ہوا ہے جو آپ کے ڈسٹرکٹ رہ گئے ہیں جہاں sports festival نہیں ہوئے ہیں۔اُن میں وہ sports festival organize کرائے گی۔اورانشاء اللہ اِس میں آپ کے ڈسٹرکٹس شامل ہونگے ایسا ہی ہے میڈم، میڈم last میں اِس کو بھی کافی۔جی جی please۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ کھیل وامورنوجوانان: پلیز!مائیک کھولیں زابد صاحب آپ کے جتنے بھی ہمارے ارکان اسمبلی ہیں بالکل ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ بہتر سے بہترین ہو ہماری بھی یہی کوشش ہے۔مَیں نے آپ سے کہا annual calendar ہے آپ سب لوگ مل کے اُس کو دیکھیں کسی کو اعتراض ہے۔اگر آپ لوگوں کو لگتا ہے کہیں پر کوئی کمزوری ہے،ہم مل کے اُس کو ٹھیک کرتے ہیں۔دوسرا یہ آپ نے ڈسٹرکٹ کیچ کی sports festival کی بات کی۔یہ میرا نہیں تھا یہ DC کیچ نے کیا ہے تمام DCs کو فنڈ ملا ہے یہ DC کیچ نے کیا ہے مینا مجید نے نہیں کیا ہے۔تو تمام DCs کو فنڈ already ملا ہے ہم اُن سے یہ ریکوئسٹ کرتے ہیں کہ اپنے اپنے ڈسٹرکٹس میں اِسطرح کی festival کا انعقاد کریں۔

جناب اسپیکر: ok thank you very much سوال نمبر 254 کو dispose off کیا جاتا ہے۔

میرزابدعلی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 255 دریافت فرمائیں۔ جی میرزابدعلی ریکی صاحب۔

میرزابدعلی ریکی: question نمبر 255۔

☆255 **میرزابدعلی ریکی رُکن اسمبلی** **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 07 مئی 2025**

کیا وزیر کھیل از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ سال 2024 اور سال 2025 میں صوبہ کے کل کتنے رجسٹرڈ ٹیموں اور کھلاڑیوں میں رقم تقسیم کیا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے کن کن اضلاع کے رجسٹرڈ ٹیموں، کھلاڑیوں میں تقسیم کیا گیا ہر ضلع کے رجسٹرڈ ٹیموں اور کھلاڑیوں میں تقسیم کئے گئے رقم کی ضلع وار مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیر کھیل **جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 جون 2025**

محکمہ کھیل نے سال 2024 اور سال 2025 میں صوبہ کے مختلف اضلاع میں رجسٹرڈ ٹیموں اور کھلاڑیوں میں رقم تقسیم کی ہے محکمہ کھیل بلوچستان نے سال 2024 اور سال 2025 میں صوبہ کے جن اضلاع میں رجسٹرڈ ٹیموں اور کھلاڑیوں میں رقم تقسیم کی ان کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: جی میڈم for sports منسٹر صاحبہ question نمبر 255۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان): جی اسپیکر صاحب! جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: میرزابدعلی ریکی صاحب۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر نے دیا تھا 2024-25 میں، کتنے رجسٹرڈ ٹیموں کے کھلاڑیوں میں رقم تقسیم کی گئی ہے اور کن کن ضلعوں کی رجسٹرڈ ٹیموں کے کھلاڑیوں میں تقسیم کیے گئے ضلعوں کی رجسٹرڈ ٹیمیں اور کھلاڑیوں میں تقسیم کی گئی رقم مکمل۔ جناب اسپیکر! اِس میں دیکھیں جواب اِس میں گول مول کیا ہوا ہے

جناب اسپیکر: page نمبر بتائیں۔

میر زابدعلی ریکی: جناب اسپیکر! آپ کو page نمبر آجائے page نمبر 7 پر دیکھیں list of the for example international sports 2024-25 اِس میں دیا ہوا ہے میر عبدالکریم ولد محمد یعقوب 50 ہزار دیا ہوا ہے، ڈسٹرکٹ اور حلقہ کونسا ہے کون سی ڈویژن سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب اسپیکر: detail اس کے اندر نہیں ہیں۔

میر زابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! detal نہیں ہے last میں پھر آپ آجائیں list of the

National old Sportsman اِس کا 30، 30 ہزار دیا ہوا ہے ایک یہ ہے میڈم کو بولیں میں اِس کا جواب مجھے پھر دے دیں۔

جناب اسپیکر: اگر آپ چاہتے ہیں تو کیس کی پوری وہ detail آجائیگی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اور یہ جو دوسرا page نمبر 4 پر آپ آجائیں آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: یہ دیکھ لیں اس میں اُس نے دیا ہوا ہے باکسنگ کا ایک لاکھ 80 ہزار ہے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اور b category کا ایک لاکھ 40 ہزار ہے اس میں بھی کون سا ڈسٹرکٹ ہے کس جگہے کا ہے اس میں list of registered provincial sport association یعنی اگر رجسٹر ہوا ہے کون سا حلقے کا ہے کونسے ڈسٹرک ہے کم سے کم ہمیں پتہ تو چلے کہ اس سال آپ نے یہ یہ پیسے اِس کو دیئے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: ہمیں تو معلومات ہو جائے۔ اس میں تو اس نے جواب گول مول کر کے بھیجا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: تو آپ ڈسٹرکٹ کورٹ تحصیل وائز۔۔۔

میر زابد علی ریکی: yes یہ پیسے جو۔

جناب اسپیکر: concern Minister please۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: جی زابد علی ریکی صاحب آپ نے یہ سوال پوچھے ہیں ایک تو یہ ہے جو کھلاڑیوں کو سپورٹ کیا ہے اس کی ہم details دیکھیں گے پورا اُن کا وہ جو bio data دیتا ہے کون، کون سے ڈسٹرکٹس سے تعلق رکھتے ہیں دوسرا جو آپ کا سوال ہے کہ آپ نے کس کس رجسٹرڈ ٹیموں کو دیا ہے ہر ٹیم کا ایک ایسوسیشن ہوتی ہے بلوچستان مین فٹ بال اور کرکٹ کی جتنی بھی ٹیمیں ہیں، اُن کی ایسوسیشن کے نام یہ ایک واحد ایسوسیشن رجسٹرڈ ہے۔ چلیں آپ کو details چاہیے ہم آپ کو provide کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: میں ڈیپارٹمنٹ کو details کا کہتی ہوں آپ کو دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔سوال نمبر 286 وہ اُن کی detail next session میں منگوا لیتے ہیں اور انشاءاللہ وہ آپ کو دڈسٹرکٹ اور تحصیل وائز۔اور جن کھلاڑیوں کو انعامات دیے گئے ہیں اُن کے نام اور ڈسٹرکٹ وائز تقریباًok thank you۔

جناب اسپیکر! غیر سرکاری قراردادیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 64 پیش کریں

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نے مجھے میر کہا مجھے جناب اسپیکر؟ آپ کا۔بہت شکریہ

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بہت شکریہ جناب اسپیکر! ویسے بات ہورہی تھی ظاہر ہے ہمارے بلوچ وزرا بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے ہمارے بلوچ اضلاع نے بہت ترقی کی ہے آپ کے توسط سے حکومت سے مطالبہ ہے کہ پشتون وزیر زیادہ کیے جائیں۔**قرارداد نمبر 64**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہرگاہ کہ گوادر آج انٹرنیشنل شہر کے طور پر جانا جاتا ہے معاشی اور جغرافیائی اعتبار سے اہمیت کا حامل علاقہ ہے۔ ماضی میں گوادر کو سرمائی دارالحکومت بھی قرار دیا جا چکا ہے اِس طرح پورٹ سٹی کا بھی درجہ حاصل ہے۔ پورٹ کی وجہ سے گوادر کی اہمیت دو چند ہوگئی ہے لیکن افسوس کہ گوادر کو اب تک MC کا درجہ حاصل ہے جس کی وجہ سے گوادر MC کے منتخب لوگ وسائل کم ہونے کی وجہ سے گوادر کی خوبصورتی اور ترقی میں وہ کردار ادا نہیں کر سکتے ہیں۔گزشتہ سالوں کے دوران صوبے کے کئی علاقوں کو MC سے میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا ہے لیکن اِس میں گوادر کو نظر انداز کیا گیا۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ گوادر کو MC سے میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا جائے تاکہ گوادر کارپوریشن کے ساتھ عوام کی صحیح خدمت کر سکے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 64 پیش ہوئی کیا محرک اپنی قرارداد نمبر 64 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: جناب اسپیکر! پچھلے دونوں یہ بات ہوئی تھی جب اضلاع بنانے کی بات تھی کہ ڈسٹرکٹ بنائے جاتے ہیں اُس میں بھی یہ بات ہوئی جو کارپوریشن بنائے جاتے ہیں یا MC بنائی جاتی ہے اور سیاسی بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔اب گوادر سرمائی دارالحکومت کو یہاں سے نوٹیفکیشن بھی ہوا، سیکرٹریٹ بھی وہاں بنا، اربوں روپے وہاں خرچ بھی ہوگئے، انٹرنیشنل شہر کی پورے بلوچستان میں انٹرنیشنل شہر کون سا ہے؟ پورے بلوچستان میں جو انٹرنیشنل شہر کی حیثیت اُس کو حاصل ہے، کوئٹہ کو انٹرنیشنل حیثیت نہیں ہے جتنی گوادر کو ہے۔لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ پورے بلوچستان میں جو مختلف، میں یہ نہیں کہتا جو ساتھی کہتے ہیں ان کو کیوں دیا اُن کو کیوں دیا ہر بالکل ہر علاقے کو دیا جائے اُن کا حق ہے ان کو

کارپوریشن بنایا جائے ان کو ڈسٹرکٹ بنایا جائے، سب کچھ کیا جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن گوادر کی جو حیثیت ہے سال میں تین دفعہ وزیراعظم صاحب آتے ہیں۔ بڑے بڑے طاقتور لوگ وہاں آتے ہیں ہمارے سپر پاور طاقت چائنا، امریکہ کے بعد وہاں رہتا ہے پورٹ سٹی ہے، سرمائی دارالحکومت قرار دیا جاتا ہے، MC کمیٹی ہے یہ زیادتی نہیں ہے گوادر کے ساتھ؟ یہ ظلم نہیں ہوا ہے گوادر کے ساتھ؟ جس کو آپ سرمائی دارالحکومت بھی قرار دیتے ہیں MC کو سرمائی دارالحکومت آپ قرار دیتے ہیں یہ گوادر کے ساتھ ماضی میں زیادتی ہوئی ہے اور اُس کو نظرانداز کیا گیا ہے کیا وجوہات ہیں؟ کیا اسباب ہیں؟ تو میری حکومت سے گزارش ہے اس پر کام بھی ہو رہا ہے تو وزیراعلیٰ صاحب سے میں نے گزارش کی تھی اِس پر کام کریں ڈپٹی کمشنر گوادر نے بھی رپورٹ بھیجی ہے تو میری حکومت، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، آپ ظہور صاحب اور آپ سب سے اپوزیشن سے گزارش ہے کہ یہ جو گوادر والے مظلوموں کا مطالبہ ہے کہ MC گوادر کو کارپوریشن ہی یا ہمارے تمام دلائل ہیں جب تین وارڈ کیسے بلوچستان میں تین وارڈ کا ایک علاقہ، خصوصی status وہ میونسپل کمیٹی ہو سکتا ہے تو گوادر انٹرنیشنل شہر اُس کو کارپوریشن بننا اُس کا حق ہے اُس کی حیثیت ہے انٹرنیشنل حیثیت ہے اُس کو کیوں کارپوریشن نہیں بنایا جاتا؟ میری تمام ایوان سے گزارش ہے کہ گوادر کو میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا جائے تاکہ ہم عوام کی صحیح خدمت کر سکیں۔

جناب اسپیکر: ok thank you very much ظہور بلیدی صاحب۔ جی honorable members please order in the house.

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اِنتہائی اہمیت کی حامل ہے اِس میں کوئی دہرائیں نہیں ہے کہ گوادر ہمارا مستقبل ہے گوادر انٹرنیشنل شہر بننے جا رہا ہے اور ہمارا سی پیک اور فیڈرل گورنمنٹ، provincial گورنمنٹ کی investment کی محور گوادر ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہماری اُمید ہے کہ گوادر کی جو پورٹ ہے وہ ایک انٹرنیشنل اہمیت کا عامل بن جائے گا تو چونکہ یہ میونسپل کمیٹیز، میونسپل کارپوریشنز یہ آبادی کی بنیاد پر بنتے رہے ہیں لیکن گوادر کی جو اپنا status ہے جہاں ایک انٹرنیشنل level کا ایئرپورٹ ہے وہاں ایک sea port ہے اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے جس کی master planing ہوئی ہے۔ پہلا اسلام آباد اور دوسرا گوادر اور اُس پر جو بڑی پلاننگ کے تحت ہم آگے بڑھ رہے ہیں تو اِس قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں اور ضرور اِس پر ہم کابینہ میں اس کو زیر بحث لائیں گے اور گوادر کو metropolitan ہونا چاہیے جس طرح ہمارا حب، خضدار، تربت، لورلائی اور ژوب بھی ہے if i am not mistaken تو گوادر بھی اسی طرح ہو۔

جناب اسپیکر: metropolitan نہیں کارپوریشن۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: نہیں metropolitan corporation۔

جناب اسپیکر: ok جی صادق عمرانی صاحب۔ جی کریں۔ آپ کرنا چاہتے ہیں جو بھی کریں۔ OK نصر اللہ زیرے صاحب کو اسمبلی آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جی صادق عمرانی صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): جناب اسپیکر! مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہم اِس کی حمایت کرتے ہیں اور اِس ترمیم کے ساتھ ڈیرہ مراد جمالی بھی ہمارا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور تقریباً تین سے چار لاکھ آبادی ہے قواعد اور قانون کے مطابق اِس کو بھی کارپوریشن کا درجہ دیا جائے یہ بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: یہ اس کو بھی۔

وزیر محکمہ آبپاشی: اس کو قرارداد میں شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کو میرے خیال میں اس پر الگ سی قرارداد لانی پڑے گی۔

وزیر محکمہ آبپاشی: سر! نہیں ہم اس کو ترمیم کے ساتھ مشترکہ۔۔۔

جناب اسپیکر: اس کو تقریباً آپ ترمیم کے ساتھ دوبارہ پھر لے آئیں۔

وزیر محکمہ آبپاشی: سر! نہیں پہلے بھی قرارداد ایسے ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ جی سیکرٹری صاحب۔

وزیر محکمہ آبپاشی: گوادر بھی کریں نصیر آباد بھی کریں ڈیرہ مراد جمالی قانون کے مطابق ہے۔

جناب اسپیکر: یہ ڈال تو دیں گے اس میں issue یہ ہے میرے خیال میں اِس قرارداد کی اہمیت تھوڑی سی کم ہو جائے گی کیونکہ باقی لوگ بھی ایسے ہیں جو۔۔۔

وزیر محکمہ آبپاشی: گوادر کی اہمیت ہے نصیر آباد کی بھی اہمیت ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب آپ permit کرتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ٹھیک thank you ڈیرہ مراد کو بھی اسی قرارداد میں شامل کیا جائے جو کہ سفارش کی گئی ہے گورنمنٹ سے۔ جی آپ بھی اسی پر بولیں گے؟ ok جی برکت رند صاحب۔

حاجی برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ): جناب اسپیکر! مَیں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں گوادر اُس کی حمایت کرتا ہے اور ڈیرہ مُراد جمالی کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ سر! جہاں بلوچستان میں ہو

یا سب جگہوں کی ہم حمایت کریں گے۔

جناب اسپیکر: ,ok جی آپ بھی؟ جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! جو قرارداد یہاں مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے پیش کی ہے۔ مَیں اِس کی بھر پور حمایت کرتا ہوں اور درحقیقت بات بھی یہی ہے کہ دُنیا جہاں کی نظریں گوادر پر ہیں اور اگر گوادر اِتنے سالوں سال بعد بھی میونسپل کارپوریشن کے خدمات سے محروم ہے تو یہ بڑا سوالیہ نشان ہے۔ یہ سوالیہ نشان اُن لوگوں کے لئے جو پچھلے تین چار سالوں tenure سے اِس اسمبلی میں آرہے ہیں، بیٹھ رہے ہیں اور اچھی اچھی وزارتوں پر براجمان ہیں اُس کے باوجود اُنہوں نے یہ عمل نہیں کیا۔ اول تو یہ آج سے دس سال، آٹھ سال پہلے ہونا چاہیے تھا کہ کم از کم وہاں کے رہائشی لوگوں کو کم از کم یہ سہولت دی جائے ہم جب گئے تھے جناب اسپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی جب گئی تھی تو مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے ہمیں وہاں کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اُنہوں نے وہ جگہ visit کروائی جہاں ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے ہمیں وہ جگہ visit کروائی old city کے نام سے ہم گئے تھے آپ یقین جانیں وہاں کے رہائشی لوگ بہت تکلیف، بہت مشکل میں ہیں۔ اُن کا sewerage کا بہت بڑا issue تھا اُن کے وہی issue تھے جو میونسپل کارپوریشن سے related ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! ظہور صاحب نے اِس پر ردِعمل پیش کیا کہ مَیں اِس کو اُٹھاؤں گا۔

جناب اسپیکر: honourable members please. order in the house۔ آپ کی توجہ ذرا وہ honourable member صاحب آپ سُنیں ذرا۔ جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ظہور صاحب سے ریکوئسٹ ہے کہ اِس وقت a bid buildout ہیں بلکہ اِس کو عملی جامع پہنائے اور اُس کا نوٹیفکیشن گورنمنٹ سے کروائیں تاکہ یہ جو old city کے لوگ ہیں جو گوادر میں رہائش پذیر ہیں جو اِنتہائی تکلیف میں ہیں جن sewerage کا بڑی نالیوں کا مسئلہ ہے۔ وہ بھی حل ہو جائے گا ایک قسم کا جو اِن کا حق بنتا ہے وہ مل جائے گا۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: Thank you۔ مجید بادینی صاحب آپ بھی اِسی پر بولنا چاہتا ہے۔ ok جی please۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امورِ عمومی نظم ونسق): جناب اسپیکر صاحب! مَیں مولانا صاحب کی اِس قرارداد کی حمایت کا اعلان کرتا ہوں۔ مگر مَیں یہ گزارش کرتا ہوں اور اِس کے ساتھ ساتھ نصیر آباد کی قرارداد جو صادق صاحب نے پیش کی تھی سر! ڈیرہ مُراد کی بہت بڑا آبادی ہے۔ سر! گوادر کی چھوٹی آبادی بھی نہیں ہے گوادر کی آبادی بھی بہت بڑی ہے۔ سر! گزارش ہے کہ انٹرنیشنل شہر اِس کو میونسپل کارپوریشن ہونا چاہیے اور ڈیرہ مراد کو

بھی ہونا چاہیئے۔۔

جناب اسپیکر: Thank you.ok۔ جی خیر جان بلوچ صاحب۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! مولانا صاحب نے جس مسئلے کی جانب ایک اہم قرارداد پیش کی ہے یہ یقیناً اِس وقت گوادر عالمی طور پر ایک بہت بڑا نام ہے اور اُس شہر کے باسی جب اِس سہولت سے محروم ہو تو یہ ایک سوال بنتا ہے۔ کہ حکومت وقت ہو چاہے ماضی کی حکومتیں ہوں جب ہم ایک بہت بڑا انٹرنیشنل ۔۔۔(خاموشی برائے اذانِ عصر)

جناب اسپیکر: جی خیر جان بلوچ صاحب۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! مولانا صاحب نے جو اہم قرارداد پیش کی ہے یقیناً مجھے اُمید ہے کہ پوری اسمبلی اِس سے متفق ہوگی۔ چونکہ گوادر ایک عالمی شہر ہے اِس وقت پاکستان میں، جس طرح کراچی کی اپنی ایک حیثیت ہے اِسی طرح گوادر مستقبل میں پاکستان کے لئے اور اس صوبے کے لئے ایک اہم عالمی جگہ ہے جس کی جغرافیائی یا strategical حیثیت سے کوئی انکار ہی نہیں کر سکتا ہے۔ اب وہاں کی آبادی اس وقت جو میں ایک دفعہ گوادر گیا تو اب وہ میرے خیال میں بلوچستان بھر سے پاکستان بھر سے کئی لوگ لاکھوں کی تعداد میں وہاں shift ہو گئے ہیں گو کہ رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ اگر یہ رجسٹرڈ ہو جائیں تو گوادر پانچ، چھ لاکھ کی آباد کے قریب ہے یہ ایک عالمی پیمانے کا شہر اور اُس کو میونسپل کمیٹی کا درجہ تو یہ یقیناً وہاں کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ اِس قرارداد میں اِس لئے وزن ہے کہ جب آپ عالمی پیمانے کا شہر بنائیں گے تو دُنیا کو آپ دیکھائیں گے کہ اِس شہر کے باشندوں کو، باسیوں کو، مَیں نے کون سی بنیادی شہری حقوق دیئے ہیں؟ جس سے یہ جانا پہچانا جائے کہ واقعی ایک civilised society ہے اور وہاں کے civilians شہریوں کو حکومت نے کون کون سی سہولیات دی ہیں جو اُن کی بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کر سکتے ہیں؟ جس طرح اصغر خان ترین نے کہا کہ گوادر کا جو پرانا شہر ہے جو پرانے وہاں تو آجائیں گے وہاں لوگوں کی حالت زندگی آپ دیکھیں گے وہ جو اُبھلتے ہوئے گٹر نہ sewerage کا کوئی صحیح سسٹم ہے نہ پانی کی نکاسی کا کوئی صحیح سسٹم ہے وہی تنگ وہ تاریک گلیاں، تو یقیناً ایسے میں تو اگر ہم گوادر کو جس طرح مولانا صاحب بار بار کہتے ہیں کہ ہمارے ماتھے کا جھومر ہے اُس کو پینے کا پانی نہ ہو اُس جدید شہر کو modern سہولیات نہ ہوں تو اُس کو ہم کیسے ایک عالمی پیمانے کا شہر قرار دے سکتے ہیں؟ تو مَیں مولانا صاحب کے اِس بات سے متفق ہوں اور جہاں کہیں بھی، جہاں کہیں بھی صوبے میں کہیں پر بھی ایسی جگہیں ہیں جہاں public کو یہ سہولیات مل سکتی ہیں اس کو ہم belt-wise تقسیم نہیں کریں گے، لسانی بنیادوں پر نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب خیر جان بلوچ: یہ ڈیولپمنٹ جہاں ضرورت ہو وہاں کی جائیں اور کچھ سوالات اگر حکومت سے بنتے ہیں تو حکومت سے کیے جائیں اُن کو قومیتوں کی بنیاد پر ختم نہیں کیا جائے تا کہ اِس صوبے کے عوام صرف ایک ہیں اگر کسی کو حکومت وزیر بنا تا ہے یا نہیں بنا تا حکومت کا کام ہے، قوموں کا کام نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں انہی الفاظ کے ساتھ مَیں ایک بار پھر اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی رحمت صالح بلوچ صاحب۔ اِس کے بعد، علی مدد جتک صاحب پھر اس کے بعد۔ جی۔

میر رحمت صالح بلوچ: Thank You جناب اسپیکر! خیر جان نے ہماری ترجمانی کی بلکہ پورا ہاؤس اس اہم قرارداد پر متفق ہے۔ ہم سمجھتے ہیں آج یہ قرارداد پیش ہو رہی ہے دُنیا بھی حیران ہو جائے گی کہ گوادر ایک International city کا درجہ اُس کو مل چکا ہے اور ایک انٹرنیشنل ایئر پورٹ بنا ہوا ہے اور قدرتی deep sea اور port بنا ہوا ہے اور natural blue sea ہے جو دنیا میں خوبصورت ترین سمندر گوادر میں ہے۔ تو آج بھی وہ اگر میونسپل کمیٹی پر مشتمل ہے تو یہ question mark ہے۔ بلکہ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے سینئر منسٹر ظہور بلیدی صاحب نے جب حمایت کی تو اِس معاملے کو فوری طور پر کیبنٹ منظوری دے دیں تا کہ گوادر میں جو local issues ہیں لوکل لوگوں کو اسپیکر صاحب! بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ اصغر ترین صاحب کی سر براہی میں ہم نے visit کیا تھا بلکہ ہم سارے پیدل old گوادر، مُلا فاضل چوک، بازار یہ ساری چیزیں ہم گھومیں، تو گلیوں میں مطلب sewerage کا کوئی system نہیں Drainage System نہیں ہے بارش ہوتی ہے، مہینوں مہینوں پانی وہاں کھڑا ہے اِس وجہ سے کہ جو local bodies ہیں اُس طرح سے اُس کی capacity نہیں ہوتی تھی کہ جو شہر کو ایک modern طریقے سے design کر کے لوگوں کو اِس مشکل سے بچائے۔ ساتھ ساتھ جو ہمارے minister irrigation میر صادق عمرانی صاحب نے مطالبہ کیا، ڈیرہ مُراد کو میونسپل کارپوریشن بننا چاہیے ہم دونوں تجاویز کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: OK۔

میر رحمت صالح بلوچ: green belt ہے، بلوچستان کا وہاں سے بھی revenue generate ہوتی ہے اور گوادر بھی ہمارے ماتھے کا جھومر ہے اِس ملک کے صوبے کا جہاں مستقبل کا Hong kong یا آپ بولتے ہیں کہ مطلب انٹرنیشنل ایک city کا روپ دھارے گا تو یہ ہونا چاہیے۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: Thank You جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: صاحب اور میر صادق عمرانی کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: on ہے on ہے مائیک آپ چھوڑ دیں۔ مائیک چھوڑ دیں۔

حاجی علی مدد جتک: آپ کو معلوم ہے کہ دو تین مہینے پہلے بھی میں نے آپ کے گوش گزار کی آپ سے ریکوئسٹ کی کہ ایم ڈی گیس کو یہاں بلا کے، گرمیوں سے کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں میں۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ تو ابھی اِس میں آپ، اِس وقت اِس پرنہیں بولیں گے آپ صرف اور صرف اِس قرارداد پر بولیں گے۔

حاجی علی مدد جتک: اِس کے ساتھ ہی قرارداد کی۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں۔

حاجی علی مدد جتک: سر! قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: oK, Thank you very much. Thank you۔ آیا قرارداد نمبر 64 منظور کی جائے؟ قرارداد نمبر 64 منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: سید ظفر علی آغا صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **65** پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! ہرگاہ کہ تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے اِس پر قوم کی فکری اور شعوری بیداری کے نکات ہونے چاہئیں۔ تعلیم کا مقصد فرد کی ذہنی جسمانی اور اخلاق کی تربیت تشکیل پانا ہوتا ہے۔ تعلیم ہر انسان کی بنیادی حق ہے اور تعلیم کا مقصد ڈگری حاصل کرنا نہیں بلکہ اِس کا مقصد اِنسان کو وسیع افق کے لیے تیار کرنا ہے صوبے میں معیاری اور اچھی تعلیم کے حصول کے لیے درج ذیل اقدامات کا اُٹھانا جانا ضروری ہے۔ پورے صوبے میں ایک جیسا نظام تعلیم رائج ہونا اور کورس جامع اور آج کل کی ضرورت کے مطابق ہو، نیز کم از کم میٹرک تک تعلیم مفت ہو۔ امتحانات مقررہ وقت پر اور سخت نگرانی میں کئے جائیں۔ مافیا کے رجحان، نقل سفارش کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔ ٹیچرز کی تربیت کے لیے ایک جامع پروگرام مرتب کیا جائے۔ اساتذہ کا فقدان ایک بڑا مسئلہ ہے لہٰذا ان تعلیمی مراکز جہاں اساتذہ کی کمی کو دیکھا جائے اور اِس کے علاوہ سازگار ماحول وہاں مختلف قسم مادی وسائل کی کمی کو پورا کیا جائے۔ کسی بھی اسکول کا معیار بننے کے لیے ضروری ہے کہ اِس کی تشخیصی نظام مستعد ہو اور اس میں ہر کلاس کے جائزے سے لے کر تمام ٹیسٹ اور امتحانات شامل ہوں۔ مسلسل اور جامع تشخیص کے ذریعے یہ دیکھا جائے کہ طلباء نے سبق کو کتنا سمجھا اور اُنہوں نے موجودہ تعلیم مقاصد کو کتنا حاصل کیا ہے۔ اصل میں کمزور بچوں کو آگے لانے کے لیے mechanism جس کا اسکول میں ہونا اور ایک معیاری اسکول ہوگا۔ ہر اسکول میں ایک جائزہ کمیٹی ہو جو اِن تمام امور کی نگرانی کریں جس میں 6

ماہ بعد اسکول کا جائزہ لیں جس میں تمام تعلیمی سرگرمیاں اور ہر ضلعے میں تعلیم سے متعلق ایک شکایات wing کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں لوگ محکمہ تعلیم سے متعلق شکایت درج کریں۔ لہٰذا صوبہ تعلیم کی حالی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا تجاویز پر فوری طور پر عمل درآمد کرنے کو یقینی بنائے تاکہ صوبے کی تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 65 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد نمبر 65 کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! آج اِس قرارداد کا لانا میرے حساب سے ایک بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جناب اسپیکر! تقریباً دو سال ہونے کو ہیں جب سے ہم ممبر بنے ہیں یا آپ اسپیکر بنیں ہیں ہم نے حلف اُٹھایا ہے۔ جناب اسپیکر! مجھے نہیں لگتا کہ ابھی تک کوئی قانون سازی ہم نے تعلیم کے حوالے سے کی ہے۔ ہم نے بخت محمد صاحب کو، میں ہمیشہ appreciate بھی کرتا ہوں۔ صحت کے حوالے سے ہمیشہ ڈاکٹر صاحب اور بخت محمد صاحب کی ایک کمیٹی میں جھگڑا بھی ہوا تھا اور چیزوں کو streamline کرنے میں بڑا اہم role ہے۔ مگر گزارش یہ ہے جناب اسپیکر! تعلیم کو ہم نے ہمیشہ back پر رکھا ہے مَیں یہ سمجھتا ہوں۔ جناب اسپیکر! اگر میں ضلع پشین کی بات کروں اِس ٹائم متعدد اسکول بند پڑے ہوئے ہیں اب mechanism کیا ہوگا؟ ہم نے mechanism کہاں پر اِس کو stablish کرنا ہے اور اگر ہمارے پاس اسٹوڈنٹس آتے ہیں سکالرشپ کے لیے، آپ یقین کریں آپ سمیت کسی بھی ممبر کے پاس یہ اِختیار نہیں ہے کہ کسی کسی سٹوڈنٹ کو سکالرشپ دیئے جائیں۔ وہ through ایک proper channel جاتا ہے جس کو پہلے MPA دیا کرتا تھا اب proper channel اُس کو ایک ٹائم لگ جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! اگر ہم تعلیم پر بات نہ کریں تو شاید تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ جناب اسپیکر! ٹیچرز جتنے بھی ہیں اِن لوگوں کی counseling جو ابھی نئے ٹیچرز آرڈرز لے کے آ رہے ہیں یا ہمارے ضلع میں جتنی بھی ابھی announcements ہوئی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اِن لوگوں کی تقریباً ایک جامع پروگرام کے ساتھ اِن لوگوں کی تربیتی convention ہو، کہ وہ کہاں جائیں۔ جناب اسپیکر! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں اِس ایوان کو کہ پچھلے tenure میں جتنے بھی ٹیچرز حضرات نے آرڈرز لے کر چلے گئے وہ اِس ذہنیت کے ساتھ SBK کی اگر میں بات کروں وہ اِس ذہنیت کے ساتھ چلے گئے کہ اُن لوگوں نے عوضی کو لا کے اُس کے ساتھ بٹھا کے رکھ دیے اور خود اسلام آباد، کراچی، وہاں مزدوری یا نوکری کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہم پھر اِس طرح کے، پھر ہم رونا روتے ہیں کہ بلوچستان میں تعلیم نہیں ہے بلوچستان کے نوجوان اسلحہ اُٹھا رہے ہیں اور نوجوان دہشت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جناب اسپیکر!

اگر ہم اِن کو کنٹرول نہ کریں میں چاہتا ہوں کہ ایک صحیح پروگرام کا اِنعقاد ہو اور ایک صحیح قانون سازی ہو۔

جناب اسپیکر: OK۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! تعلیم پر آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دیں اس قرارداد میں تھوڑا سا آپ کا ٹائم لوں گا۔ جناب اسپیکر! چھ ماہ بعد اسکول کا جائزہ لیں میں نے یہاں قرارداد میں لکھا ہے، آپ یقین کریں یہ cluster wise مجھے تو سمجھ نہیں آتا یہ پروگرام کس نے بنایا ہے؟ میں cluster کا آپ کو تھوڑا سا بتا دیتا ہوں cluster ایک ہوتا ہے ہائی سکول کے ساتھ کچھ سکولز کو pluck کیسے ہوتے ہیں اور اِس cluster پر فنڈ آتا ہے اُس ہائی سکول کے approximately وہ 30 سے 20 لاکھ کے درمیان ہوتے ہیں۔ آپ کسی بھی اسکول میں جائیں اُس کا گیٹ ٹوٹا ہوگا آپ کسی بھی پرائمری اسکول میں جائیں اُس کے toilets نہیں ہوں گے۔ ہمارے سرکاری کسی بھی اسکول میں آپ چلے جائیں آپ even اپنی constituency میں دیکھ لیں جناب اسپیکر! کسی کی کھڑکی نہیں ہوگی کسی کا دروازہ نہیں ہوگا مَیں گزارش کرتا ہوں۔ کہ اگر cluster کامیاب نہیں جا رہا ہے، cluster میں لوگ corruption کرتے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم قانون سازی کریں اور اُس کرپشن کو رُوکیں اور ایک ایسا جامعہ پروگرام بنائیں کہ تاکہ اُس کے ساتھ ہی، مَیں سمجھتا ہوں کہ ہماری تعلیم پر میں اِس پر ایک طویل discussion کر سکتا ہوں جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سید ظفر علی آغا: یہ جعلی ڈگری کی اِس پر میں تھوڑا سا آپ کے ساتھ اور ایوان کے ساتھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بنیادی چیز ہے ہمیشہ آپ دیکھ لیں کہ جب بھی لوگ appoint ہوتے ہیں وہ جعلی ڈگریوں پر ہوتے ہیں۔ جناب اسپیکر! آج بھی بلوچستان میں کسی بھی محکمے کو دیکھ لیں صحت، تعلیم بہت سی جعلی ڈگریوں کا انکشاف ہوا ہے آپ YouTube پر search کر لیں۔ بلوچستان میں کئی videos آپ کے سامنے آئیں گے کہ بہت سی ڈگریاں جعلی نکلی ہیں۔ جناب اسپیکر! ایک شکایت wing جس طرح یہاں سی ایم آفیس میں ہوتا ہے۔ تعلیمی وِنگ مَیں تو چاہتا ہوں ایک DEO کیا کر سکتا ہے جناب اسپیکر!؟ 10، 12 لاکھ آبادی ضلع پشین میں ایک DEO بیچارہ کہاں کہاں تک جائے؟ خالی اسفندیار صاحب کی constituency کو آپ دیکھ لیں کہ بندہ اگر visit کریں اِس کو تقریباً 2 ماہ لگیں گے۔ اِسی طرح اصغر صاحب کو دیکھ لیں اِسی طرح مجھے دیکھ لیں، جناب اسپیکر! اگر شکایت وِنگ نہیں بنے گا اور اِس شکایت کو لوگ جن لوگوں کے لوگ رُل رہے ہیں وہ ہمارے آفس آتے ہیں اور بولتے ہیں کہ جناب ہمارے گاؤں میں اسکول دس سال سے بند ہے۔ بچے دس سال سے نہیں پڑھ رہے ہیں جناب اسپیکر! یہ ایک بہت big question

mark ہے اِس گورنمنٹ کیلئے۔میَں چاہتا ہوں کہ اِس پر ہم serious ہوں اگر یہ PSDP کی بات آج ہوتی تو میرا خیال تھا کہ یہ ایوان سب اُس پر بات کرر ہا ہوتا۔اگر کوئی روڈ کی بات ہوتی،مواصلات کی بات ہوتی، یہ پورا ایوان اِس پر بات کرر ہا ہوتا مگر واحد تعلیم ہے جو اِس کو ہم لوگوں نے نہ کبھی serious لیا ہے۔دوسال ہو گئے ہیں ہم نے کوئی ایسی قانون سازی نہیں کی۔آئیں ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ جائیں ہم آپ کو تجاویز اور مشورے دیتے ہیں۔جناب اسپیکر!میَں ایک چیز اور آپ سے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جو مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ہم اسمبلی سے باہر جاتے ہیں ہر ملک visit کرنے کیلئے کسی نہ کسی شکل میں جاتے ہیں مگر آج تک ہم نے ایسا visit نہیں رکھا ہے کہ ہم یہ نزدیک پنجاب کے وزیر تعلیم،اسپیکر یا اُنکے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہم بیٹھ سکیں کہ اُن لوگوں نے جو legislation کیے ہیں اُس سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں۔ہم نے اِس پر کوئی کوشش نہیں کی ہے۔calculation یہاں تک ہے کہ بڑے بڑے کالجز کے بسیں خراب پڑی ہوئیں ہے۔میَں بار بار اپنے کالج کے بارے میں نے ان سے کہا ہے کہ ہمارے کالج کا بس نہیں ہے۔اَب بسیں آئی ہیں calculation ہونی چاہیے کہ چمن کیلئے کتنے بس درکار ہیں؟ایک کمیٹی بنی چاہیے، قلعہ عبداللہ کو کتنے بسیں درکار ہیں،پشین کیلئے کتنے بسیں درکار ہیں، جناب اسپیکر!اگر ہم اِس طرح نہیں کریں گے ہم سفارش پر چلیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!ہم اِس چیزوں کو اِس طرح آگے نہیں جانے دیں گے۔ایک ایسا دور آنے والا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!2 منٹ ایسا دور آنے والا ہے ایک video میَں نے آپ کو رحمت صاحب کو اور بخت صاحب کو بھی میں نے send کی تھی۔اِس سٹی نالے میں آج آپ کے نشئی لوگ کی فوج نکل رہی ہے۔

جناب اسپیکر: ok, ok۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!اگر ایک پورا۔۔۔

جناب اسپیکر: wind up.wind up کریں۔آپکی تقریر کافی لمبی ہوگئی۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر!آپ پانچ منٹ تو دیا کریں۔

جناب اسپیکر: wind up. کریں باقی۔

سید ظفر علی آغا: آپ ہمیشہ ڈنڈا ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: چلیں۔ڈنڈا نہیں ہے آپ سمجھتے نہیں ہیں اصل میں مسئلہ یہ ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! میَں آپ سے گزارش کرتا ہوں آپ میرے لئے محترم ہیں۔ یہ جونشئی لوگ سٹی نالے میں ہیں اور میَں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ چھوٹے چھوٹے بچے جناب اسپیکر! 15 سال کے باقاعدہ اسکول نہ ہونے کی وجہ سے وہ نشے کے عادی بن چکے ہیں۔ میں آپ کی بھی رہنمائی چاہتا ہوں آپ سینئر پارلیمنٹرین ہیں آپ اِس پر clear ایک ruling دے دیں کہ ہم اِس پر قانون سازی کریں۔ اس ایوان میَں میں نے ہمیشہ اس کی سفارش کی ہے تعلیم کے حوالے سے میں نے ہمیشہ بات کی ہے۔ میَں تو حیران ہوتا ہوں کہ ہمارا گرلز اسکول آج بھی بند پڑے ہوئے ہیں۔ ہماری بیٹیاں ، ہماری بچیاں آج بھی اسکول سے محروم ہیں۔ ہمارے بچے آج بھی اسکول نہیں جا پا رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! میَں کہاں رُووں؟ یہی ایک ایوان ہے جہاں میں رُوسکتا ہوں، بات کرسکتا ہوں۔ تو مجھے آج افسوس بھی ہے کہ جو حکومتی کرسیاں ہیں آپ دیکھ لیں ساری خالی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ ایک بہت اہمیت کی حامل قرارداد تھی اگر حکومت اِس پر بات کرتی تو ہمارا حوصلہ بڑھتا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک، ٹھیک،

سید ظفر علی آغا: بہت شکریہ۔ Thank you۔

جناب اسپیکر: Thank you very much۔ جی ڈاکٹر نواز صاحب۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میَں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! آج اگر ہماری منسٹر ایجوکیشن ہوتی تو ہم اُن کو یہ بتاتے کہ ہماری جو ایجوکیشن ہے اُن میں کیا تبدیلی آنی چاہیے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہماری پرائمری ایجوکیشن start ہوتی ہے تو اُس پر کوئی قانون سازی ڈیڑھ سال میں جو ہمارا tenure ہے اِس میں بھی نہیں ہوئی ہے اِس سے پہلے بھی میں بات کر چکا ہوں کہ ہمارے صوبے میں جتنے بھی پرائمری اسکول ہیں majority جو ہے one teacher one school اگر ایک ٹیچر بیمار ہوتا ہے leave پر جاتا ہے تو اُس اسکول میں اگر 50,60 بچے ہوتے ہیں تو وہ بچے بھی سارے leave پر چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ایسے اسکول کالج آئیں چاہیے پہلے اسکول ہوں یا نئے اسکول تو اُن میں کم از کم دو ٹیچر ہوں۔ اگر ایک اسکول ٹیچر بیمار ہوتا ہے یا leave پر چلا جاتا ہے تو دوسرا جو ٹیچر ہے وہ اسکول میں اِن بچوں کو پڑھائیں۔ لیکن وہ اِسکول بند ہو جاتا ہے ایک ماہ، دو ماہ یا پندرہ دن بھی بند ہوتا ہے۔ دوسری بات ہمارے جو contract teacher ہیں ہم روز سُن رہے ہیں کہ اِس اسکول میں contract teacher ہے اُس نے resign کر دیا کیوں کیا؟ اُس کو کوئی اور Job مل گئی تو پھر وہ اسکول بند ہو جاتا ہے۔ میَں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میَں شیرانی اور ژوب میں ایسے اسکول دیکھیں ہیں جو کہ دو دو سال سے بند ہیں۔ ابھی اُن میں کوئی نئے ٹیچر بھرتی ہوئے ہیں last week میں مجھے کسی نے فون کیا کہ ہمارا اسکول بند

ہو گیا۔ میَں نے جب ٹیلی فون کیا DEO ایجوکیشن کو SDO ایجوکیشن کو اُنہوں نے کہا کہ بھئی یہ resign کر کے گیا ہے ابھی اسکول بند ہو گیا۔ تو میَں یہ کہتا ہوں کہ ایک تو دو ٹیچرز کا میَں نے کہا دوسری یہ ہے کہ بھئی آپ regular ٹیچر کیوں بھرتی نہیں کرتے نہ اُس کی خواہش ہوتی ہے کہیں اور مجھے job مل جائے میں چھوڑ جا تا ہوں یا جب اِس کا دل چاہے تو چھوڑ جاتا ہے اور contract ختم ہو جاتا ہے یا اُس کو منٹوں میں بھی نکال لیتے ہیں سر! گورنمنٹ سے میری ریکوئسٹ ہے۔ کہ کم از کم دو ٹیچر ایک اسکول میں ہونے چاہئیں۔

جناب اسپیکر: ok، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: دوسری بات یہ ہے کہ contract teacher کے بجائے یہ جتنے بھی بلوچستان میں جو آسامیاں ہیں ریگولر ٹیچرز اُس پر appoint کیے جائیں سر! اور اِس کے علاوہ۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ کہتے ہیں parmanent ہونے چاہئیں؟ contract نہیں ہونے چاہئیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: contract ہونے چاہئیں۔

جناب اسپیکر: contract ہونے چاہئیں۔ ok

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جی ہاں سر! اِس کے علاوہ ہمارا جو examination,exam ہوتے ہیں بورڈ آفس سے میٹرک کے fsc کے میں نے ایک ایسا بچہ دیکھا تھا fsc میں اُس نے بلوچستان میں top کیا لیکن جب entry test ہوئے وہ اِس ڈسٹرکٹ کے bottom میں وہ لڑکا merit پر آیا یہ تو understood بات ہے یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔ یہ اِس لئے کہ اُس نے بورڈ آفس میں اپنا لائن وغیرہ سیٹ کر کے اور بلوچستان سے ٹاپ کیا اور اِتنے marks لیے کہ اِنسان سوچ بھی نہیں سکتا لیکن جب میرٹ لسٹ entry test کی آئی تو وہ بالکل bottom میں تھا۔ تو یہ بورڈ آفس کا نظام بہت ہی بگڑ چکا ہے ،اِس نظام کو ٹھیک کرنے کیلئے ایک strict action ہونا چاہیے اور اِس system کو بہتر کرنے کیلئے کیونکہ exam ہمارا جو competition ہے overall country پر ہوتا ہے۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ اِس نظام کو ٹھیک کیا جائے تا کہ ہماری ایجوکیشن کا جو standard ہے وہ high ہو جائے۔ اِس کے علاوہ سر! ہماری universities میں جب بچے جاتے ہیں یہاں سے Inter کر کے دوسرے صوبوں میں جاتے ہیں تو وہاں اُن کیلئے بہت مشکلات ہوتی ہیں کہ بھئی وہاں ہمارے صوبے کا نام بھی بدنام ہوتا ہے کہ یہ بلوچستان سے آیا ہے اور وہ وہاں سے میرٹ پر آیا ہے لیکن یہاں اِن کو تو کچھ بھی نہیں آتا ہے۔ تو اِس سسٹم کو Improve کرنے کیلئے گورنمنٹ کو strict action لینا چاہیے سر! اور میَں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ ایجوکیشن پر بات بھی کرنی چاہیے اور ہماری منسٹر ایجوکیشن بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر منسٹر کو جب یہ ایجنڈا ملتا ہے تو اُس کو جتنی بھی جو دوسرے ضروری کام ہیں

اِس سے Important کوئی جگہ نہیں ہے اُن کو اِس ایوان میں آنا چاہیے اور جو بھی قرارداد ہوتی ہیں اُن کو سُننا چاہیے یا point of orders ہوتے ہیں یا جو بھی سوالات ہوتے ہیں اُن کے جواب دینے چاہیے۔ Thank you

جناب اسپیکر: Thank you very much جی خیر جان بلوچ صاحب مختصراً آپ نے تجاویز دینی ہے

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اسپیکر صاحب! آغا صاحب نے جس قرارداد کے حوالے سے پوری اسمبلی کی توجہ جو مبذول کرائی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ سب سے زیادہ اہمیت کی قرارداد ہے۔ تعلیم ہماری زندگی میں ہمارا مستقبل بھی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم کے بغیر نہ دنیا آگے جاسکتی ہے اور نہ ہم آگے جاسکتے ہیں۔ ایجوکیشن میں اس وقت چونکہ بہت سارے مسائل ہیں اور اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ میں آپ سے ایک ریکوئسٹ کروں گا۔ چونکہ ایجوکیشن کی اسٹیڈنگ کمیٹی کا چیئرمین میں ہوں۔ اس کا ایک تعارفی اجلاس ہوا باقی کچھ نہیں۔ بہت سارے مسائل بہت ساری مشکلات اس وقت درپیش ہیں۔ آپ سے ریکوئسٹ ہے کہ آپ کی اجازت سے اگر اس کمیٹی کی ایک میٹنگ بلائی جائے اِس میں بہت سارے معاملات رکھے جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا چونکہ ایک تعارفی اجلاس ہوا اس کے بعد اسپیکر صاحب کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ میں نے کئی مرتبہ منسٹر ایجوکیشن سے کہا کہ جی بہت ساری چیزیں ہمارے پاس آتی ہیں، لوگ لاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو ایک کمیٹی کے چیئرمین ہیں ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں۔ یہ کہ اگر ایسی meeting ہو جس میں ان چیزوں پر غور خوض کیا جائے۔ اور ان کا تدارک کیا جائے جس طرح آغا صاحب نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جعلی ڈگری والے، سر! اب جعلی ڈگری والے بیٹھتے ہیں تو کیا وہ ایجوکیشن کو خاک آگے لے جائیں گے وہ خاک ہمارے بچوں کی تربیت کریں گے۔ وہ خود جعلی ڈگری پر آئے ہوئے ہیں۔ تو جس طرح یہ اس کا اپنا کلسٹر بجٹ بہرحال جس نے یہ ڈیزائن کیا تھا۔ اس کی ذہنیت اور نیت پر ہمیں کوئی شک نہیں ہے لیکن بعد میں یہ کیا ہوا۔ یہ سب کرپشن کے نظر ہو گئے لوگوں کے کچن کے خرچے اُس سے نکلنے لگے تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کے حوالے سے اگر آپ ہماری اسٹینڈنگ کمیٹی کی meeting بلائیں تو زیادہ بہتر ہوگا اور مجھے افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ ہماری جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو ہمارے حکومتی وزرا ہمارے حکومتی اراکین ان کی ان چیزوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: وہ سُن رہے ہیں، ان کے پاس آپ کی تجاویز جائیں گی۔

جناب خیر جان بلوچ: اسپیکر صاحب! یہ کورم ہمیشہ ہم پورا کرتے ہیں۔ اپوزیشن والے پورا کرتے ہیں آپ دیکھ لیں آپ گنیں کتنے وزرا بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ آپ نے کرنا ہے آپ بیشک نشاندہی کردیں ہم counting کر لیتے ہیں۔

جناب خیر جان بلوچ: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب اہم چیزیں ہیں ہم سب بیٹھیں ان چیزوں کو دیکھیں تا کہ ان پر سیر بحث حاصل ہو۔ ہمارے صوبے کے لوگوں کو اس کا فائدہ ہو جیسے جعلی ڈگری یہ دوسری تیسری اس طرح کی چیزیں ہیں۔تو اُن سب کی رائے ضروری ہے،اسی الفاظ کے ساتھ میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! یہ قرارداد آغا صاحب نے پیش کی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔اور بھرپور اس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔دو چیزیں بڑی important ہیں، ایک ہیلتھ اور ایجوکیشن۔اس میں کسی قسم کی بھی کمپرومائز نہیں ہونی چاہیے۔لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج ایجوکیشن کے حوالے سے ایک اہم قرارداد یہاں اسمبلی میں پیش ہو رہی ہے لیکن منسٹر صاحبہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ سننے کو تو ہم بڑا سنتے ہیں کہ جی بند سکول کھل گئے، بند سکول کھل گئے آپ یہ پوچھیں سوال کریں کہ وہ بند سکول کیسے کھلے ہیں۔آپ جب ایک figure count کرتے ہیں کسی بھی سیمینار میں، کسی کی جگہ پہ آپ یہ کہتے ہیں جی اتنے سکول بند تھے، ہم نے کھول لیے ہیں وہ کیسے کھلے ہیں۔اس کی تو وضاحت کی جائے وہ کھلے اس طرح ہے کہ وہاں 6 سو کی تعداد میں بچے ہوں، استاد اُس کا ایک ہی ہوگا یا 2 ہونگے۔ تو وہاں سلیبس آپ کے مختلف ہونگے کلاسز مختلف ہوں گی استاد آپ کے دو ہوں گے۔تو اس طرح ہم ہزار سکول کھل سکتے ہیں اس میں کیا ہے. جو mechanism ہے جس mechanism کے ساتھ کھولنا چاہیے۔ کہ آپ کے سائنس کا ٹیچر ہونا چاہیے mathematics کا ہونا چاہیے۔انگلش کا ہونا چاہیے جو بھی سلیبس ہیں تو اس کا پورا ایک پر Performa پورا complete ہونے کے بعد اسٹاف complete ہونے کے بعد پھر اسکول کھولا جاتا ہے، آپ یقین کریں پشین شہر کے اندر میں پچھلے ماہ ایک سکول میں گیا تھا۔تو وہاں سٹوڈنٹس کی تعداد ساڑھے پانچ، چھ سو تھی اور ٹیچرز چار تھے۔تو مَیں نے بولا کیسے manage کرتے ہو، بولتے ہیں بس مجبوری ہے کبھی دنوں اکٹھے بیٹھا دیتے ہیں کبھی ہم علیحدہ کر دیتے ہیں۔تو یہ ہماری management ہے اس طریقے سے ہم نے سکول کھولیں اور بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔دوسرا جناب اسپیکر صاحب میرا ایک سوال ہے کہ آپ میڈم صاحبہ سے پوچھیں کہ جب سے آپ وزیر تعلیم بنی ہیں۔آپ نے کتنے ڈسٹرکٹ کا visit کیا ہے۔آپ وہاں ڈسٹرکٹ جا کے آپ کتنے وہاں پبلک نمائندوں کے ساتھ بیٹھ کے ڈی او کے ساتھ بیٹھا کے پرنسپل کے ساتھ بٹھا کے آپ نے کیا ان سے پوچھا ہے کہ آپ کے ہاں مشکلات کیا ہیں خدشات کیا ہیں؟ آپ کتنے ڈسٹرکٹ گئی ہیں۔ جب بھی اِن کے پاس آپ تشریف لے جائیں محترمہ میٹنگ میں ہیں۔محترمہ busy ہیں۔ایک دن مَیں اچانک گیا تو کہتے ہیں meeting میں ہے، میں گیا بس آپ اپنی بات کرلیں ہماری میٹنگ چل رہی ہے۔مَیں نے کہا میڈم میٹنگ تو آپ ڈیڑھ سال سے کر رہی ہیں، آپ کی

میٹنگ میں ہمیں کوئی طاقت کوئی جرات اس طرح کی نظر نہیں آ رہی ہے لیکن ہاں یہ نظر آ رہا ہے کہ ایجوکیشن تباہی کی طرف جا رہی ہے، یہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ بالکل دیکھ رہے ہیں۔ اور ہم کیا یہ حکومتیں بینچز میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایجوکیشن اچھی طرف جا رہی ہے۔ بتائیں صرف کوئٹہ شہر میں دو چار چھ اسٹیشن کو وزٹ کر کے اور دکھا کے جی بڑا اچھا چل رہا ہے، آپ آئیں پشین، ان کو چمن آپ لے جائیں۔ مَیں پشین شہر میں لے کے جاتا ہوں۔ آپ چلیں ہمارے ساتھ کہ کیا سچویشن ہے بچوں کی۔ اُن کی یونیفارم کی کیا اپوزیشن ہے اُن کے ڈیسک اور چیئرز کے کیا پوزیشن ہے۔ اُن کے سکول میں پانی پینے کی کیا کنڈیشن ہے اُن کے واش روم کی کیا کنڈیشن ہے اور وہاں جو ٹیچرز تعینات ہیں انہیں کیا کنڈیشن ہے جناب اسپیکر صاحب! اس کے لیے ایک میکنزم چاہیے۔ آپ یقین جانیں ٹیچرز جب بھرتی ہوتے ہیں جس یونین کونسل میں وہ دور دراز علاقے ہوتے ہیں within in month وہ اپنا ٹرانسفر شہر میں کراتے ہیں۔ شہر میں پھر آتے ہیں اور وہ جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ اب آپ نے جس یونین کونسل کا سکول کھولنا ہے جہاں ٹیچر نہیں ہے جہاں تعلیم نہیں ہے اس کو آپ نے تعلیم دینی ہے بچوں کو تعلیم دینی ہے، وہ کھولنا ہے اس کے بعد اس کی نشاندہی ہم نے دو تین دفعہ ڈیپارٹمنٹ کو کی ہے۔ میڈم صاحبہ کو کی ہے کہ kindly کوئی ایسا نوٹیفیکیشن نکالیں کہ جو جہاں جس یونین کونسل کا بھرتی ہو ٹیچر وہاں رہے گا ٹرانسفر پوسٹنگ سیاسی بنیادوں پر بیروکریٹ کی سفارش پہ پولیٹیشن کی سفارش پر یہ بند ہونا چاہیے۔ لیکن ابھی تک نہیں ہوا دوسرا جناب اسپیکر صاحب! ایک اور یہاں پہ جو ٹیچر بھرتی ہو رہے ہیں ان کا میکینزم رکھا گیا ہے کہ ان کی ڈگریاں، جو ڈگری ہولڈر رہوں گے ان کو ٹیچر تعینات کیے جائیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں اصغر ترین صاحب آپ نے بہت سارے serious issues کی طرف نشاندہی کی ہے اور ذکر بھی کیا ہے۔ تو اس کو آپ question کی صورت میں کیوں نہیں لاتے، یہ تو قرارداد ہے اگر واقعی اس پر کچھ چھان بین چاہتے ہیں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ گچھ کی جائے تو ہم اس کو question کی صورت میں لائیں، تا کہ ہم اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! بالکل ہم لائیں گے اور دوسرا ابھی آپ کے علم میں آپ کے حلقے میں ہمارے حلقے میں بھی ٹیچرز بھرتی ہو رہے ہیں۔ پہلے بھی ہوئے ہیں تو جن لوگوں کے پاس ڈگریاں نہیں ہیں جنہوں نے اسی جناح روڈ پر بیسمنٹ میں بیٹھ کے وہاں جعلی ڈگریاں بنا کے فوٹو کاپی کرا کے جمع کرا دی اور وہ آج ٹیچر بنے ہوئے ہیں۔ اس کی نشاندہی ہم نے یقین جانیں ہم نے سی ایم صاحب کو بھی کی ہے۔ ہم نے یہاں منسٹر صاحبہ کو بھی کی کہ بھئی اس کی آپ investigate کریں ہم نے ڈی ای او سے ریکارڈ مانگا اُس نے انکار کیا۔ ہم نے ڈپٹی کمشنر سے ریکارڈ مانگا اس نے انکار کیا ہم نے کہا جب ایک بندہ ٹیچر اس کی ڈگری جعلی ہو گی اور وہ جعلی ڈگری میں بھرتی ہو گا۔ تو وہ بچوں کو کیا تربیت

دیگا بچوں کو کیا تعلیم حاصل کرائے گا۔تو جناب اسپیکر صاحب! یہ جو آپ نے بات کی آپ کی بات بجا ہے، ہم سوال لے کے آئیں گے اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں۔ایجوکیشن فی الحال جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ جی ہم نے اس کے لیے بڑی بہتری لائی ہے، بہتری نہیں ہے۔دیکھتے ہیں نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں، تو اللہ کرے کہ وہ ایجوکیشن میں بہتری آجائے لیکن یہ ہے کہ اس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں اور ریکوئسٹ گورنمنٹ سے یہ کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر ابھی آپ اگر ہیلتھ پر بات کریں بخت محمد کاکڑ صاحب یہاں موجود نہیں ہے۔انہوں نے پشین کے تین سے چار visit کیے ہیں۔تین سے چار وزٹ کیے اور progress میٹنگ ہر تین چار مہینے کے بعد بیٹھ کے تو ایجوکیشن کا بھی ایسا ہونا چاہیے کیوں نہیں ہوتا بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب ہم اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی بادینی صاحب۔

حاجی غلام دستگیر بادینی : مَیں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔اور انتہائی آفسوس کے ساتھ جناب اسپیکر صاحب کہ ایجنڈا جو دیا جاتا ہے جس میں میرے خیال میں سب کو اسمبلی اجلاس آنے سے پہلے پتہ ہوتا ہے کہ آج ایجنڈے میں ہمارے کونسے ضروری ایشوز ہیں یا کونسے ڈیپارٹمنٹ related ہیں اُنہوں نے آنا ہے۔اور منسٹر صاحبان ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔لیکن جو ہیلتھ اور ایجوکیشن جیسے ڈیپارٹمنٹ۔ایجوکیشن پر ہمارے دوست ظفر آغا صاحب نے صرف، مَیں ایک ہی ریکوئسٹ کروں گا باقی تو اصغر ترین صاحب اور ظفر آغا صاحب نے detail میں بات کی اور جعلی ڈگریوں کے حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! اس ایشو کو آپ serious لیں۔آپ یقین کریں پورے بلوچستان میں یہی ایک ٹینشن جعلی ڈگریوں کی جو چل رہی ہے۔اور مَیں appreciate کرتا ہوں سیکرٹری ایجوکیشن ،اُنہوں نے باقاعدہ ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ نشاندہی کریں تا کہ اس کی چھان بین ہو۔

حاجی غلام دستگیر بادینی : جناب اسپیکر صاحب! حالیہ ہزاروں کی تعداد میں ٹیچروں کی بھرتیاں ہوئی ہیں اگر خدانخواستہ مَیں کہتا ہوں اگر فیک ڈگریز پر ہونگے پورے صوبے بلوچستان کا کہ ہم یا ہماری کوشش یا اس اسمبلی کی کوشش یہی ہے کہ بلوچستان میں ایک چیلنج آئے ایجوکیشن کے حوالے سے جیسے سابقہ ادوار میں یہاں سے ٹیچروں کو نکالا گیا اُسی کی تکالیف ابھی تک ہمارے لوگوں پر ہیں۔تو گزارش یہ ہے کہ کم ازکم ایجوکیشن کا ڈیپارٹمنٹ ایسا ہے کہ آپ کی طرف سے باقاعدہ طور پر strict جو اس کی جو سرکلر ہے within 15 days, within month ایسا کوئی مطلب وہ نکالیں کہ ہر ضلع میں جعلی بھرتی ہوئے ہیں اُن کو ہمیشہ کے لئے جنہوں نے apply کی ہے جو جعلی ڈگری پر بھرتی ہوئے ہیں آئندہ next میں مَیں کہتا ہوں کم ازکم ایجوکیشن میں اس پر ban ہو کہ وہ کبھی بھی apply نہیں کر سکے جس نے

جعلی ڈگری پر apply کیا ہے۔تو جناب اسپیکر صاحب! اورایجوکیشن ایسا ہے وہ کہ میرے خیال میں ڈسٹرکٹ ٹو ڈسٹرکٹ اگر visit کیے جائیں ہمارے منسٹر صاحبان ہیں کم ازکم اُن کومسائلے کا پتہ چلے گا کہ جی یہاں مسائل کتنے ہیں یہ کم ازکم ضروری ہیں مَیں نے آپ کے ساتھ شیئر کیا ہے۔

جناب اسپیکر: Thank you دستگیر بادینی صاحب ۔جی قرارداد نمبر 65 منظور کی جائے ؟ قرارداد نمبر 65 منظور ہوئی۔جی اُم کلثوم صاحبہ۔

محترمہ نیاز بلوچ: thank you جناب اسپیکر!ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ چاہتی ہوں اوراس ایوان کی ۔جناب اسپیکر ہم خودکوایک زرعی ملک کہتے ہیں لیکن ہم آج بھی غیر ممالک کے زرخیزی پر آج بھی ہم انحصار کرتے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اورخصوصا بلوچستان میں 80 فیصد سے زیادہ جو ہمارے عوام کا روزگار ہے یاتو وہ ایگری کلچر سے منسلک ہے یالائیوسٹاک سے یا پھر بارڈر ٹریڈ سے۔ہماری بدبختی یہی رہی ہے کہ ہم نے اس سرزمین کی مٹی کواوراس سرزمین کو کبھی value نہیں دی ہے۔اسلئے ہر وقت ہر عہد میں غیر آ کے اس سرزمین پر جو قبضہ ور ہوئے ہیں۔جناب اسپیکر!بارڈر ٹریڈ کا حل آپ کے سامنے ہیں۔لائیوسٹاک کوبھی ہم نے تباہی کے دہانے پر لاکر کھڑا کردیا ہے۔ایگری کلچر ایک واحد اُمید ہے اس صوبے کے غریب عوام کے اس صوبے کے زمینداروں کی اس صوبے کے کسانوں کی۔کہ جب وہ پورا سال محنت کرتے ہیں لیکن جب اُن کا سیزن آتا ہے تو وہاں آپ کیا کرتے ہیں کہ ایران بارڈر کھول دیا جاتا ہے اور افغانستان بارڈر کھول دیا جاتا ہے جہاں سے جو آپ سیب سمیت پیاز اور ٹماٹر کی برآمدات شروع کردیتے ہیں۔جناب اسپیکر!یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے کہ آج اگر ہم دیکھیں آج ہم غربت سے آج ہم پسماندگی سے آج ہم بدحالی سے گزررہے ہیں۔لیکن حکومت اس طرح کے vulnerable segments کو وہ توجہ دے ہی نہیں رہی۔آپ کا کسان آپ کا زمیندار آپ سے قرض نہیں مانگتا ہے آپ کا کسان آپ کا زمیندار آپ کے بارڈر پر تیل لانے والا ایک مزدور وہ آپ سے اسکیمیں نہیں مانگتا ہے وہ آپ سے پیسہ نہیں مانگتا ہے۔وہ آپ سے آپ کا وہ بنیادی حق مانگ رہا ہے جو آپ اُن سے چھین رہے ہیں۔فیڈرل گورنمنٹ کیساتھ سی ایم صاحب موجود نہیں ہیں مَیں گزارش کرتی ہوں کہ آپ اس طرح کے vulnerable segments پر توجہ دے دیں۔کب تک ہم اس طرح کے مسائل سے دوچار ہوتے رہیں گے۔آپ رپورٹ دیکھیں گزشتہ دنوں کی بھی کہ کتنے countries آرہے ہیں طورخم بارڈر سے ایران بارڈر سے زمیندار کے پورے سال کی محنت ہوتی ہے آخر میں جب اُس کی فصل آتی ہے یہی دو مہینے ہوتے ہیں تو اُس میں کیا ہوتا ہے تو اُس کا خرچہ بھی نہیں نکل پاتا۔آپ سے گزارش ہے جناب اسپیکر! کہ اس شعبے کو بارڈر ٹریڈ کو،ایگری کلچر کو لائیوسٹاک کو،آپ ایک خصوصی توجہ دے دیں۔کیونکہ اگر یہ شعبے نظرانداز ہونگے ان شعبوں کے

نظر انداز ہونے سے ایک آپ کی پوری تہذیب ختم ہوسکتی ہے۔آپ کا ایک پورا پیشہ ختم ہوسکتا ہے۔آپ کی ایک مکمل معشیت ختم ہوسکتی ہے۔تو آپ سے گزارش ہے کہ خدارا اس پر سی ایم صاحب اور اس ایوان میں بیٹھے جتنے لوگ ہیں کہ یہ ہمارے کاروبار کا، یہ ہمارے روزگار کا، یہ ہماری روزی روٹی کا واحد ذریعہ ہے جس پر حکومت پر dependent نہیں ہے۔تو اس پر اقدامات کیے جائیں۔

جناب اسپیکر: thank you madam, جی مجید بادینی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے اموعمومی نظم ونسق: شکریہ جناب اسپیکر صاحب مَیں آج ایک اہم ایشو پر بات کرنا چاہتا ہوں تقریباً تین سالوں سے غریب غربا جو پچھلے کئی دہائیوں سے جوز کوٰۃ کی مد میں یتیموں کو، مساکین کو، غرباء کو بیواؤں کو جو مالی مدد کی جاتی تھی، پچھلے تین سالوں سے یہ سلسلہ بند ہے سر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیوں بند کرنے کی وجہ جب مَیں نے سی ایم صاحب سے پوچھا تو سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر تیس کروڑ باٹنے کیلئے 1ارب 60 کروڑ روپے خرچہ کرنا پڑ رہے تھے۔اُس ڈیپارٹمنٹ کے وسائل اُس کے ملازمتیں اُس کے دفاتر اُن کی گاڑیاں اُن کے fuels وغیرہ اخراجات یہ تقریباً 1ارب 60 کروڑ تک پہنچتا ہے۔تو مَیں گزارش کرنا چاہتا ہوں سی ایم صاحب نے کہا کہ ہم یہ دو محکمے اوقاف اور اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں اگر یہ دو محکمے ختم کرنا چاہتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ آپ ایک ایسا سسٹم بنائیں یہ 30 کو آپ بڑھا کے ایک ارب روپے کردیں جو غریبوں میں بانٹے جائیں۔آجکل یہ جدید دور ہے۔لوگوں کے direct اکاؤنٹ میں پیسے جاتے ہیں۔آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کے صوبے میں یا آپ کے ضلع میں کتنے غریب ہیں یا کتنے ضرورت مند ہیں ڈائریکٹ اُن کے اکاؤنٹ میں پیسے جانے چاہئیں۔اور دوسری بات یہ ہے کہ ایک بہترین پروگرام ہے ہماری محترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ کا۔کہ بےنظیر کارڈ کے نام سے، تو آپ سے گزارش ہے کہ اس کے سلسلے میں ہمارے جعفرآباد میں۔مَیں اپنے ضلع کی بات کروں گا یہ بلوچستان نہیں بلکہ پورے پاکستان میں اس طرح کے مسائل ہونگے۔کہ اتنا رش ہوتا ہے کہ وہاں ہمارے ضعیف لوگ فوت ہوچکے ہیں، شہید ہوچکے ہیں اُس رش کی وجہ سے اور ہمارے گرم علاقے ہیں۔جناب اسپیکر! اگر لوگوں کے direct account میں بھیجے جائیں تو لوگوں کو اس سے آسانی ہوگی۔اور یہ کرپشن کا بھی ایک ذریعہ ہے، زکوٰۃ محکمے کے اگر فرض کروں آپ DC کے ہاتھ میں دو گے اگر ڈی سی نے لینا ہے نیچے کہیں نہ کہیں ان بیچاروں کو Cut مارا جاتا ہے۔تو اسی لئے مَیں گزارش کرتا ہوں اس جدید دور میں جو بھی ضرورت مند ہیں مسکین ہیں کسی طرح سے حکومت اُن کی مدد کرنا چاہتی ہے تو direct اُن کے اکاؤنٹ میں یہ پیسے جانے چاہئیں جس سے تاکہ غریبوں کو فائدہ ہو۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you زاہد علی ریکی صاحب۔last speaker۔

میر زابد علی ریکی: شکریہ اسپیکر صاحب اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ بس ہماری دعا آپ کے ساتھ ہے۔ آپ جیسے مخلص اسمبلی کو چلا رہے ہیں اپوزیشن کو بھی سن رہے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی۔ جناب اسپیکر صاحب! بار بار آپ کو disturb نہیں کررہے ہیں ظہور صاحب یہ بات آپ ایک ذمہ دار پارٹی کے ایک سینئر بندے ہیں۔ جیئے بھٹو بھی بیٹھا ہے علی مدد اور عاصم کرد گیلو صاحب یہ بارڈروں کا کچھ کریں خدا کے لیے واللہ چمن سے لیکر نوشکی اور نوشکی سے لیکر چاغی ،واشک ،پنجگور خدارا ءکوئی حکمت عملی طے کریں واللہ بندے بہت تنگ ہیں۔ چمن سے لیکر نوشکی، چاغی، واشک ،پنجگور ،تربت، گوادر یہ بہت تنگ ہیں ہم بار بار اسمبلی میں بول رہے ہیں ہم اپنی ذات کے لئے نہیں کہہ رہے ہیں نہ میرا ٹینکر ہے ،نہ میری ذمیعاد ہے خدانخواستہ مَیں کہتا ہوں کہ مَیں نے کوئی کاروبار کا ارادہ کیا ہوا ہے نہ میں نے کوئی پٹرول پمپ کھولا ہوا ہے۔ظہور صاحب آپ مہربانی کریں آپ اس اسمبلی کے توسط سے مَیں ایک میسج دینا چاہتا ہوں آئی جی ایف سی ساؤتھ کو آئی جی ایف سی نارتھ کو کور کمانڈر بلوچستان کو خدارا ءیہ بارڈر کھولیں اور کوئی کام نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! مَیں یہی کہنا چاہتا ہوں گورنمنٹ کو ٹھیک ہے آپ بارڈر بند کریں مسئلہ نہیں ہے گھر میں اگر پانچ بندے ہیں اُن کو ملازمت دے دیں۔ ٹھیک ہے آج مَیں آپ کو لکھ کر کے دیتا ہوں بارڈر کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے اگر گھر کے دس بندے اُن کو ملازمت دے دیں۔ نہ ملازمت دے سکتے ہیں، نہ کوئی فیکٹری ہے نہ کوئی انڈسٹری ہے اس بلوچستان میں جناب اسپیکر! سب کیا ہے پنجاب میں تو ہیں ،سندھ میں ہیں وہاں تو فیکٹریاں ہیں انڈسٹریز ہیں۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب اسی حوالے سے پوائنٹ آف پبلک میں آج اجلاس کا آخری سیشن ہے خدارا ءعاصم کرد گیلو صاحب آپ کا بھی الحمدللہ تعلق تفتان سے ہے آپ نے export import کا کام بھی کیا ہے ہر جگہ میں کیا ہے ظہور صاحب اس کو serious پکڑیں جیئے بھٹو صاحب آپ آصف علی زرداری صاحب سے بات کریں۔ اپنے چیئرمین بلاول بھٹو صاحب سے بات کریں۔ آپ لوگوں کا حق بنتا ہے اگر یہ آج آپ لوگوں کو یہ کریڈٹ ملے گا۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب اسکا نام علی مدد جتک ہے جیئے بھٹو نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: علی مدد کو مَیں خوشی سے جیئے بھٹو کہتا ہوں کیونکہ وہ ایک جیالا ہے اُسکا رابطہ direct صدر آصف علی زرداری صاحب سے ہے۔ اور زرداری صاحب اس کو زیادہ محبت کرتا ہے۔ ہاتھ شفقت رکھا ہوا ہے۔ اُسکا حق بنتا ہے اُس سے بات کریں یہ اہم مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: جی علی مدد جتک صاحب۔

میر علی مدد جتک: شکریہ جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ سردی آرہی ہے جناب اسپیکر! بلوچستان کے مختلف علاقوں میں خاص کر کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں خصوصاً سریاب میں تو گیس ہی نہیں ہے۔ بالکل گیس نہ ہونے کے برابر ہے ایم

ڈی سوئی گیس کو یہاں بلا کے اُسکو تھوڑا سا تنبیہ کریں کہ سردی آرہی ہے اور کوئٹہ کی سردی بھی اتنی سخت ہوتی ہے، حقیقت میں سریاب میں بالکل گیس نہیں ہے جناب اسپیکر! اُن کو بلالیں۔۔۔

جناب اسپیکر: ok اس پر کرتے ہیں. thank you very much اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 اکتوبر 2025 بوقت دوپہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 5 بجکر 33 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆